باب 2

زر

Money

اہم موضوعات

- بارٹر سسٹم کی مشکلات
- زر کا مفہوم
- عمدہ زر کے اوصاف
- آلاتِ زر اعتبار
- (ب) اعتباری زر اور ترسیل زر کے جدید آلات
- اعتباری زر کے فوائد
- زر کی رسد
- زر کی رسد کے ذرائع
- زر کی طلب میں کمی بیشی
- زر کی معاملاتی رفتار گردش
- نظریہ مقدار زر
- نظریہ مقدار زر کا تنقیدی جائزہ
- زر کی قدر میں تبدیلی لانے والے عوامل
- اہم مشقی سوالات
- زر کا ارتقاء
- زر کے فرائض
- زر کی اقسام
- اعتباری زر کے نقصانات
- زر کی رسد کے عناصر اجزاء
- زر کی طلب
- قدر زر
- زر کی آمدنی رفتار گردش
- نظریہ مقدار زر کے مفروضات

www.downloadclassnotes.com

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

زر (Money)

براہ راست تبادلہ (Barter System):

اگر ہم انسانی تاریخ کا مطالعہ کریں تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ابتداء میں انسان غاروں میں رہتا تھا۔ جنگلی جانوروں کا شکار کرتا تھا۔ ان کے گوشت سے پیٹ بھرتا تھا اور ان کی کھال اور درختوں کے پتوں کو اپنے جسم ڈھانپنے کے لئے استعمال میں لاتا تھا۔ اس کی ضروریات محدود تھیں اور اپنی ضروریات کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ انسان مہذب ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے غاروں سے نکل کر قبیلوں کی شکل میں زندگی گزارنا شروع کی۔ مہذب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ضروریات زندگی میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب اسے سونے کے لئے کمرے کی ضرورت تھی۔ کھانے پینے کے لئے اشیائے خورد و نوش کی تلاش تھی۔ پہننے کے لئے کپڑا حاصل کرنا تھا چنانچہ انسان کے مہذب ہونے کی وجہ سے اپنی ضروریات زندگی کے لئے ایک دوسرے کا محتاج ہوتا چلا گیا اور اس طرح اس کا دوسروں پر انحصار (Dependence) بڑھتا چلا گیا چونکہ اس وقت بطور زر استعمال میں آنے والی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کہ سب کے لئے قابل قبول ہو لہٰذا ابتداء میں انسان نے اشیاء کا اشیاء سے براہ راست تبادلہ شروع کیا۔ یعنی اشیاء کے بدلے اشیاء کا لین دین۔ مثلاً جو شخص گندم پیدا کرتا وہ اس کے عوض دوسری اشیاء مثلاً کپڑا وغیرہ لے لیتا تھا اور اس طرح وہ ایک دوسرے کی ضرورت کو پورا کرتے رہے۔ اسے ہم بارٹر سسٹم (Barter System) کا نام دیتے ہیں لیکن اس نظام میں بھی انہیں چند ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے انہوں نے کسی ایسی چیز کی تلاش جاری رکھی جو کہ سب کے لئے قابل قبول ہو اور جس کی مدد سے لوگ اپنی اشیاء و خدمات کا لین دین آسانی سے کر سکیں۔ سب سے پہلے ہم ان مشکلات کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ براہ راست تبادلہ میں درپیش تھیں۔

بارٹر سسٹم کی مشکلات (Difficulties of Barter System)

1۔ ضرورت کی اشیاء کی دوطرفہ عدم مطابقت (Lack of Double Co-Incidence of Certain Wants):

براہ راست تبادلہ میں سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ ضروریات ایک دوسرے کے مطابق نہیں ہوتی تھیں مثلاً ایک شخص گندم پیدا کرتا اور اسے کپڑے کی ضرورت ہوتی تو وہ کپڑا تیار کرنے والے کے پاس جاتا اور اسے کہتا کہ مجھ سے گندم لے لو اور اس کے عوض مجھے کپڑا دے دو۔ اب اگر کپڑے والے کو گندم کی ضرورت ہوتی تو گندم لے کر کپڑا دے دیتا، لیکن اگر اسے گندم کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ کپڑا دینے سے انکار کر دیتا اور اسے کہتا کہ مجھے فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ آپ وہ لا دیں اور کپڑا لے لیں۔ اس طرح گندم والے کو جب تک کوئی ایسا شخص نہیں مل جاتا تھا جو اس کی گندم لے کر مطلوبہ شے دینے کے لئے تیار ہو جاتا۔ اس کے لئے کپڑا حاصل کرنا بہت مشکل ہو جاتا تھا پس اشیاء کی دوطرفہ عدم مطابقت ایک بڑا مسئلہ تھا۔ اگر ضروریات ایک دوسرے کے مطابق ہوتیں یعنی جس چیز کی ایک آدمی کو ضرورت ہوتی۔ اس چیز کی دوسرے آدمی کو بھی ضرورت ہوتی تو پھر تبادلہ ہو جاتا ورنہ تبادلے میں خاصی دقت پیش آتی تھی۔

2۔ مشترک معیار قدر کا فقدان (Lack of Common Measure of Value):

براہ راست تبادلے میں دوسری بڑی دقت یہ تھی کہ پیمائش قدر کا کوئی مشترک معیار نہ تھا یعنی کوئی ایسا پیمانہ نہ تھا جس سے اس بات کا تعین ہوتا کہ آپ جو چیز دے رہے ہیں۔ اس کے بدلے میں اتنی ہی مالیت کی چیز آپ کو مل رہی ہے مثلاً آپ جتنی مالیت کی گندم دے رہے ہیں اتنی ہی مالیت کا کپڑا آپ کو مل رہا ہے۔

اس طرح سے براہ راست تبادلہ کی صورت میں لوگوں کو کافی مشکل پیش آتی تھی اور لین دین آسان نہیں تھا۔ اس طرح اکثر اوقات ایک شخص اپنی شے کی زیادہ مقدار دوسرے کو دے دیتا اور اس کے عوض کم مقدار میں شے وصول کر لیتا اور دونوں میں سے کسی ایک کو لین دین میں نقصان ہوتا۔ اب زر نے اس مسئلے کو حل کر دیا ہے اور ہر چیز کا لین دین زر کی بدولت ہوتا ہے۔

3-ذخیرہ قدر میں دقت (Lack of Store of Value): براہ راست تبادلے کی ایک اہم دقت یہ تھی کہ چیزوں کا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عام طور پر چیزیں گلنے سڑنے والی ہوتی تھیں۔ اس لئے ان کو جمع نہیں کیا جا سکتا تھا لہٰذا ان اشیاء کو لوگوں کو ہر صورت میں استعمال کرنا پڑتا تھا اور وہ ان کا ذخیرہ نہیں کر سکتے تھے۔ آج کل کے دور میں لوگ اپنی دولت کو جمع کر کے امیر بن جاتے ہیں لیکن اس وقت ان کی دولت ان کی وہ اشیاء تھیں جو وہ پیدا کرتے تھے لہٰذا انہیں ہر صورت میں خرچ کرنا پڑتا تھا اور انہیں ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

4-بعض اشیاء کا تقسیم پذیر نہ ہونا (Lack of Divisibility of certain Commodities): براہ راست تبادلے کی ایک اور دقت یہ تھی کہ بعض اشیاء تقسیم پذیر نہیں ہوتی تھیں۔ اس لئے لین دین میں کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا مثلاً اگر کسی شخص کے پاس گائے ہوتی تو وہ گائے کو کاٹ کر نہیں دے سکتا تھا یا تو پوری گائے دے کر اپنی ضرورت کی چیز لیتا یا پھر چیز نہ لے سکتا۔ اس طرح سے اشیاء کی تقسیم پذیر نہ ہونے کی وجہ سے لین دین میں خاصی مشکل پیش آتی تھی۔

5-اُدھار لین دین میں دقت (Lack of Deferred Payments): براہ راست تبادلے میں اُدھار لین دین میں بھی کافی دقت ہوتی تھی۔ چونکہ بارٹر سسٹم کے تحت اُدھار کا لین دین اشیاء کی صورت میں ہوتا جبکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملکی سیاسی اور معاشی حالات' پیداوار' اشیاء کی اہمیت اور قدر میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی۔ اس لئے شے کی واپسی ادائیگی پر ناراضگی' جھگڑے اور باہمی اختلافات پیدا ہونے کے خدشات موجود رہتے۔ مثلاً ایک شخص اگر کسی سے گائے ادھار لے کر جاتا تو واپسی کے وقت گائے کا مالک کئی قسم کے اعتراضات اٹھا دیتا کہ میری گائے کا رنگ بھورا تھا۔ یہ سفید ہے یا میری گائے موٹی تھی یہ دُبلی ہے۔ اس طرح سے لوگوں کو اُدھار لین دین میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

6-دولت کی نقل پذیری میں مشکلات (Difficulties in the Mobility of Goods / Wealth):

براہ راست تبادلہ میں اشیاء کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی میں بھی خاصی مشکلات پیدا ہو جاتی تھیں۔ چونکہ دولت میں اشیاء' غلہ' مال مویشی' مکانات' دوکانات' پھل' سبزیاں وغیرہ شامل ہوتی تھیں لہٰذا انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں خاصی دقتیں اور اخراجات برداشت کرنا پڑتے تھے جبکہ زر کو آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا تھا۔

7-خدمات کے معاوضوں کی ادائیگی میں دقت (Difficulties in the Payment of Services):

اشیاء کے علاوہ چونکہ لوگ ایک دوسرے سے خدمات بھی حاصل کرتے لہٰذا ان خدمات کے عوض ادائیگیاں بہت مشکل ہوتیں مثلاً اگر ایک استانی کسی حجام کے بچوں کو پڑھاتی تو اس کے بدلے میں کیا لیتی (بال کٹائی) جس کی اُسے ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح ایک موچی اپنے جوتوں کے بدلے ایک وکیل سے کس طرح معاوضہ وصول کر سکتا تھا وغیرہ

8-سرکاری وصولیوں اور ادائیگیوں کے مسائل

(Problem of Public Revenue Collection and Payments):

زر کی عدم موجودگی میں سرکاری وصولیوں اور ادائیگیوں میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا کیونکہ وصولیاں اشیاء کی

صورت میں ہوتیں۔ جن کا حصول نقل وحمل' ذخیرہ کرنا اور نگرانی وغیرہ بہت مشکل اور مہنگی ہوتی جبکہ دوسری طرف حکومتی فرائض سرانجام دینے والے افراد کو ادائیگیاں بھی اشیاء کی صورت میں ہی کرنا پڑتی تھیں اور اس ضمن میں دو طرفہ عدم مطابقت' مشترک پیمائش قدر کے کسی آلہ کی عدم موجودگی اور بعض اشیاء کا ضیاع پذیر یا ناقابل تقسیم پذیر ہونا مشکلات پیدا کرتا تھا۔ ان مشکلات سے جان چھڑوانے کے لئے بارٹر سسٹم کا مؤثر اور قابل عمل متبادل ضروری تھا۔

زر کا ارتقاء (Evolution of Money)

براہ راست تبادلہ کی مشکلات کے باعث لوگ کسی ایسی چیز کی تلاش میں تھے جو کہ زر کے طور پر استعمال ہو سکے اور جو سب کے لئے قابل قبول ہو اور جس کی مدد سے لوگ اپنی اشیاء وخدمت کا لین دین آسانی سے کر سکیں چنانچہ مختلف وقتوں میں مختلف اشیاء کو بطور زر آزمایا گیا۔ مختلف ادوار میں انسانی کاوشوں کے نتیجہ میں زر کے ارتقاء کی جو صورتیں سامنے آئیں ان کا جائزہ درج ذیل مراحل میں لیا جا سکتا ہے۔

1- پہلا مرحلہ:- اشیاء اور اجناس بطور زر (Goods as Money): بارٹر سسٹم کی مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے مختلف اشیاء کو بطور زر آزمایا گیا۔ جن میں جانور' کھالیں' غلہ' تیر' غلام' سیپ' پتھر' موتی' خوردنی اشیاء وغیرہ قابل ذکر ہیں لیکن ان میں اچھے زر کی خصوصیات موجود نہیں تھیں لہٰذا انہیں ترک کر کے ایسی شے کی تلاش جاری رہی جو عمدہ زر کا کام دے سکے پھر ایک وقت میں ورجینیا (Virginia) تمباکو کا استعمال بطور زر شروع ہو گیا۔ یہ بھی ایک گل سڑ جانے والی چیز تھی۔ اس کا ذخیرہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا لوگوں نے اچھے زر کو پانے کی کوشش اور تلاش جاری رکھی جس کے نتیجہ میں دھات کو بطور زر استعمال کرنا شروع کر دیا۔

2- دوسرا مرحلہ:- دھات اور دھاتی سکے بطور زر (Metal and Coins as Money): ابتداء میں قیمتی دھاتوں مثلاً سونے اور چاندی کے ٹکڑوں کو کاٹ کر بطور زر استعمال کیا جانے لگا۔ یہ لوگوں میں مقبول بھی ہوئے کیونکہ دیگر اشیاء کے مقابلے میں یہ زیادہ پائدار اور قابل قبول تھے۔ ان ٹکڑوں کی مختلف اکائیوں کو یکساں بنانے کے لئے باقاعدہ سکہ سازی شروع ہوئی اور مختلف حکومتیں تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے یک دھاتی نظام' دو دھاتی نظام اور کثیر دھاتی نظام آزماتی رہیں۔ دھاتی سکوں پر ان کی مالیت اور حکومت کا نام کندہ کیا جانے لگا۔ لہٰذا اجناسی زر کے مقابلہ میں یہ ایک بہتر صورت تھی لیکن دھاتی سکوں کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا مشکل ہوتا پھر ان میں کھوٹ ملا دی جاتی اور کھرے وکھوٹے کی پہچان مشکل ہو جاتی نیز دھات کو کندہ کرنے پر کافی اخراجات بھی آتے تھے۔ سونے' چاندی جیسی قیمتی دھاتوں کی رسد بھی محدود ہوتی۔ لہٰذا وسیع لین دین کے لئے دھاتی سکوں کے ساتھ ساتھ کاغذی زر کی طرف بھی توجہ دی جانے لگی۔

3- تیسرا مرحلہ:- کاغذی زر (Paper Money): قیمتی دھاتوں کی کم مقدار میں فراہمی' منتقلی میں دقت اور دیگر مشکلات کے پیش نظر کاغذی زر کا اجراء ہوا۔ اس طرح دھاتی سکوں کے ساتھ ساتھ کاغذی زر بھی استعمال ہونے لگا۔ کاغذی نوٹ کسی ملک کا مرکزی بینک جاری کرتا ہے۔ کرنسی نوٹ کی چھوٹی اور بڑی مختلف اکائیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً پاکستان میں 10 روپے کی مالیت سے لے کر پانچ ہزار روپے کی مالیت تک کے مختلف کرنسی نوٹ بطور زر گردش کرتے ہیں۔ ہر ملک کا مرکزی بینک ایک خاص اصول کے تحت نوٹ جاری کرتا ہے۔ اگر اس سے ہٹ کر بغیر گارنٹی کے نوٹ چھاپے جائیں تو اسے "خسارے کی سرمایہ کاری" (Deficit Financing) کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دھاتی زر کا اجراء حکومت خود کرتی ہے جبکہ کرنسی نوٹوں کے اجراء پر ملک کے مرکزی بینک کو اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔ کاغذی زر کی منتقلی سہل' گنتی' لین دین اور مختلف مالیت کے نوٹ کی پہچان آسان ہوتی ہے۔

4-چوتھا مرحلہ:- زرِ اعتبار (Credit Money): دورِ جدید میں زر نے مزید ترقی کی ہے اور اب زیادہ تر لین دین زرِ اعتبار کی صورت میں ہوتا ہے۔ اعتبار زر بھروسے کی بنیاد پر گردش کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ادائیگیوں اور وصولیوں میں مزید سہولت پیدا ہوگئی ہے۔ ترسیلِ زر کے نئے نئے طریقے استعمال میں آ رہے ہیں۔ روایتی زرِ اعتبار میں' کتابی حساب' پرامیسری نوٹ (پرونوٹ) ہنڈیاں' چیک' بینک' ڈرافٹ اور ٹریولرز چیک وغیرہ استعمال ہوتے ہیں جبکہ زر کی ترسیل کے جدید طریقوں میں میل ٹرانسفر (M.T)' ٹیلیگرافک ٹرانسفر (T.T) آن لائن بینکنگ (On Line Banking)' اے ٹی ایم کارڈ (ATM Card) اور کریڈٹ کارڈ (Credit Card) شامل ہیں۔

پروفیسر کراؤتھر (G.Crowther) نے اپنی کتاب "An out-line of Money" میں زر کے ارتقاء کی درج ذیل منازل "Stages" بیان کی ہیں۔

(i) براہِ راست تبادلہ سے اشیائی/اجناسی زر تک
(ii) اشیائی زر سے دھاتی زر تک
(iii) دھاتی زر سے کاغذی زر تک
(iv) زرِ کاغذی سے اعتباری زر تک

5-برقی زر (Electronic Money): انٹرنیٹ کے فروغ اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ زر کی نئی شکل دریافت ہوئی جسے برقی زر کہتے ہیں۔ یہ زر بینکوں کے کمپیوٹرز میں اکاؤنٹس کی شکل میں محفوظ ہوتا ہے اور آن لائن بینکنگ کے ذریعے ایک بینک کے اکاؤنٹ سے دوسرے بینک کے اکاؤنٹ میں ایک بٹن دباتے ہی منتقل ہو جاتا ہے۔ اب موبائل فونز میں بینکوں کے سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کر کے گھر بیٹھے بھی موبائل بینکنگ کی سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی اور رقوم کی منتقلی موبائل کے ذریعے گھر بیٹھے ہی کر سکتے ہیں۔ برقی زر کی بدولت وقت کی بچت اور کم اخراجات میں فوری طور پر رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔

زر کا مفہوم (Meaning of Money)

مختلف ماہرین نے زر کا مفہوم اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے مثلاً کچھ لوگوں نے زر کو خالصتاً قانونی رنگ میں لیا ہے۔ ان کے مطابق "Money is what the law says it is" "جب قانون کسی شے کی پشت پناہی کرے تو اسے قبولیت عامہ حاصل ہو سکتی ہے جبکہ قانون کسی شے کو بطور زر گردش کرنے سے روک دے تو اس کی قبولیت عامہ میں فرق پڑ سکتا ہے۔" تاہم یہ قانونی تعریفیں معاشی تجزیہ کے لئے تسلی بخش نہیں ہیں۔ بعض ماہرین نے زر کی تعریف اس کے فرائض کے پیشِ نظر کی ہے مثلاً پروفیسر واکر (Walker) زر کی تعریف اس طرح سے کرتا ہے۔ "ہر چیز جو زر کے فرائض سرانجام دے زر کہلاتی ہے۔ "Moeny is what money does" زر کی بہتر اور جامع تعریف پروفیسر کراؤتھر (G.Crowther) نے بیان کی ہے۔

"زر وہ چیز ہے جسے آلہ مبادلہ کی حیثیت سے قبولیت عامہ حاصل ہو اور ساتھ ہی پیمائش قدر اور ذخیرہ قدر کا کام بھی سرانجام دے۔"

پروفیسر کراؤتھر (Crowther) زر کی تعریف کرتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"سونے اور چاندی سے لے کر کاغذ کے حقیر پُرزوں تک اور بینکوں کی کتابوں میں کلرکوں کے قلم سے گھسیٹے ہوئے نقوش تک زر کے زمرے میں آتے ہیں۔"

یہاں سونے اور چاندی سے اس کی مراد دھاتی زر ہے جبکہ کاغذ کے حقیر پُرزوں کو زرِ کاغذی اور بینکوں کی کتابوں میں کلرکوں کے قلم سے گھسیٹے ہوئے نقوش کو اعتبار زر کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس کی یہ تعریف ترقی یافتہ ممالک کے حالات پر تو صادق آتی ہے کیونکہ وہاں اعتباری زر کا لین دین بلا حیل و حجت ہوتا ہے لیکن پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک میں جہاں نہ تو لوگ زیادہ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور نہ ہی انہیں بینکوں کی سہولت وافر مقدار میں میسر آتی ہے وہاں زرِ اعتبار کی معرفت لین دین محدود

پیمانے پر ہوتا ہے اور اسے قبول کرنے میں وہ ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اس لئے اسے قبولیت عامہ حاصل نہیں ہوتی۔ پروفیسر ایلے (Ely) کے مطابق "ہر وہ شے جو بغیر کسی رکاوٹ کے آلہ مبادلہ کے طور پر لوگوں میں گردش کرے اور قرضوں کی ادائیگی کا معیار ہو۔ زر کہلاتی ہے۔"

پروفیسر فشر (Fisher) نے زر کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔

"زر سے مراد اشیاء و خدمات کے عوض ادائیگی کرنے اور قرضوں کی واپسی کے لئے کوئی عمومی طور پر قابل قبول ذریعہ ہوتا ہے۔"

پروفیسر مائرز (Meiers) نے زر کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔

"زر وہ چیز ہے جو قرضوں کے لین دین میں وسیع طور پر قبول کی جاتی ہے۔"

ان تعریفوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زر بننے کے لئے کسی چیز میں دو صفات کا ہونا ضروری ہے۔

-1 یہ کہ وہ بطور آلہ مبادلہ کے عام لوگوں میں گردش کرے اور لوگ اسے بلا روک ٹوک قبول کریں۔

-2 جسے ذخیرہ بھی کیا جا سکے اور ساتھ ہی ساتھ پیمائش قدر کا بھی کام دے۔

-1 جہاں تک قبولیت عامہ کا تعلق ہے زر بننے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ شے لوگوں میں مقبول ہو اور اسے بلا روک ٹوک لوگ قبول کریں اور اس کے عوض اپنی اشیاء خدمات دینے کے لئے تیار ہوں۔ براہ راست مبادلہ میں لوگوں کو لین دین میں بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو ختم کرنے کے لئے زر کا وجود عمل میں آیا۔ زر ایسی چیز ہونی چاہیے جو لوگوں میں بلا جھجک گردش کرے اور جسے لوگ بلا روک ٹوک قبول کریں تا کہ ایک دوسرے کو اپنی ضروریات زندگی فوراً میسر آئیں اور انہیں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ موجودہ دور میں زر ہی یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ لوگ زر کو بلا حیل و حجت قبول کرتے ہیں اور اس کے عوض اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت کرتے ہیں' تجارتی بینکوں کے ڈرافٹ' ہنڈیاں اور چیک وغیرہ بھی آج کل یہی کام کرتے ہیں اس لئے انہیں اعتباری زر (Credit Money) کا نام دیا جاتا ہے۔ پس زر کا سب سے اہم کام یہی ہے کہ بطور آلہ مبادلہ لوگوں میں بلا روک ٹوک گردش کرے اور لوگ اس کے ذریعے لین دین کرنے کے لئے تیار ہوں۔

-2 زر کے لئے جس دوسری بات کا ہونا ضروری ہے وہ یہ کہ اسے ذخیرہ بھی کیا جا سکے اور ساتھ ہی ساتھ پیمائش قدر کا کام بھی سرانجام دے۔ ذخیرہ قدر سے مراد ہے کہ وہ شے جسے بطور زر استعمال کیا جا رہا ہو وہ گلنے' سڑنے والی نہ ہو بلکہ پائیدار قسم کی ہو تا کہ لوگ اسے آسانی سے ذخیرہ کر سکیں۔ اگر وہ شے گلنے سڑنے والی ہو گی تو لوگ اس کو زر کے طور پر قبول نہیں کریں گے کیونکہ اس کا ذخیرہ بھی کیا جا سکے گا اس کے ساتھ ساتھ اس شے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی قدر کی پیمائش کی جا سکے تا کہ لین دین کرنے والے کو اس بات کی تسلی ہو کہ جو چیز وہ خرید رہے ہیں اس کی قدر زر کی کتنی اکائیوں کے برابر ہے۔ پس جو بھی شے زر کے فرائض سرانجام دے اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے ذخیرہ بھی کیا جا سکے اور اس کے ساتھ باقی اشیاء کی قدر کی پیمائش بھی کی جا سکے۔

پس مندرجہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زر بننے کے لئے کسی شے میں قبولیت عامہ کا ہونا بہت ضروری ہے اور اس کے علاوہ اس کا ذخیرہ بھی کیا جا سکے اور وہ پیمائش قدر کے کام بھی آ سکے۔ ایک مختلف انداز جو کہ ملٹن فریڈمین (M.Friedman) اور شوارٹز (Schwartaz) نے اپنایا ہے۔ اس کے مطابق زر محض "آلہ مبادلہ" یا "ذخیرہ قدر" کا مرکب نہیں ہے بلکہ یہ ایک سائنسی آلہ (Scientific Constructs) ہے جو کہ مفید مقاصد کے لئے دریافت کیا گیا ہے۔ "زر وہ شے ہے جس کے مطابق ہم مخصوص اکائیوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ دریافت امریکہ کی دریافت کی طرح نہیں بلکہ فزکس میں "قوت' درجہ حرارت" یا لمبائی اور وزن کے پیمانوں کی ایجاد کی طرح ہے۔"

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

زر کے فرائض (Functions of Money)

موجودہ دور میں زر مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

1- آلہ مبادلہ (Medium of Exchange):

زر کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ بطور ایک آلہ مبادلہ کے لوگوں میں گردش کرے یعنی اشیاء و خدمات کے تبادلہ کے لئے بطور ایک واسطے (Medium) کا کام کرے اور لوگ اسے لین دین کے لئے قبول کریں۔ آج کے زمانے میں دنیا بھر کی اشیاء و خدمات زر کی مدد سے خرید و فروخت کی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں زر ہر قسم کی اشیاء و خدمات کو خریدنے کا کام کرتا ہے۔ لوگ زر کی بدولت ہر قسم کا لین دین بلا تامل کرتے ہیں۔ براہ راست تبادلے کی سب سے بڑی خامی یہ تھی کہ اشیاء کے لین دین میں بڑی دقت ہوتی تھی کیونکہ ضروریات ایک دوسرے کے مطابق نہیں ہوتی تھیں لیکن زر نے اس مشکل کو دور کر دیا ہے۔ اب لوگ زر کے بدلے اپنی ضرورت کی ہر قسم کی اشیاء حاصل کر لیتے ہیں۔ زر بلا روک ٹوک لوگوں میں گردش کرتا ہے اور اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت کے کام آتا ہے۔ زر کی مدد سے لین دین کی ایک بڑی مشکل حل ہو گئی ہے۔

2- مشترک معیار قدر (Common Measure of Value):

زر کا دوسرا اہم کام یہ ہے کہ وہ بطور معیار قدر کے کام کرتا ہے یعنی دوسری چیزوں کی قدر کا اندازہ زر کے معیار پر ہوتا ہے مثلاً اگر آم 40 روپے فی کلوگرام ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کلوگرام آم کی قدر 40 روپے کے برابر ہے جبکہ براہ راست تبادلہ میں یہی ایک بڑی دقت تھی کہ کوئی مشترک معیار قدر نہ تھا اور لوگوں کو اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ جو چیز وہ دے رہے ہیں اور اس کے بدلے جو چیز لے رہے ہیں ان دونوں کی مالیت ایک دوسرے کے برابر ہے یا نہیں لیکن زر نے اس مشکل کو حل کر دیا ہے اور وہ ہر شے کی قدر کی پیمائش کے لئے بطور ایک پیمانہ کے کام کرتا ہے اور ہر چیز کی قدر و مالیت زر کی قوت خرید کے مطابق متعین ہوتی ہے۔

3- ذخیرہ قدر (Store of Value):

زر کا تیسرا اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ ذخیرہ قدر کا کام بھی کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اشیاء کی قدر و مالیت کا ذخیرہ زر کی صورت میں کیا جا سکتا ہے کیونکہ زر کوئی گلنے سڑنے والی شے نہیں ہوتی بلکہ یہ کاغذی نوٹوں یا دھات کے سکوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ ان کا ذخیرہ کر سکتے ہیں اور آمدنی میں سے رقوم بچاتے جاتے ہیں جبکہ براہ راست تبادلہ میں اشیاء کا ذخیرہ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ عام طور پر اشیاء گلنے سڑنے والی ہوتی ہیں۔ موجودہ دور میں زر نے اس مشکل کو دور کر دیا ہے اور لوگ بلا جھجک زر کو جمع کرتے ہیں اور اپنے مستقبل کی ضروریات اس سے پوری کرتے ہیں۔ ہنگامی حالات، بچوں کی شادی بیاہ اور تعلیم وغیرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے رقوم بچاتے ہیں اور اس طرح سے اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے زر کا ذخیرہ کرتے ہیں۔

4- آئندہ ادائیگیوں کا معیار (Standard of Deferred Payments):

زر کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آئندہ ادائیگیوں کے معیار کے طور پر کام کرتا ہے۔ لوگ اسے اُدھار لین دین میں قبول کرتے ہیں۔ آج کل لاکھوں کروڑوں روپے کے اُدھار کا لین دین زر کی شکل میں ہوتا ہے اور اس کی واپسی ادائیگی میں کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی مثلاً کوئی آدمی بھی کرنسی نوٹوں کو لینے سے اس لئے انکار نہیں کرتا کہ اس کے نوٹ نئے تھے اور یہ پرانے ہیں یا اس کے نوٹ سو سو روپے کے تھے اور وہ پچاس پچاس والے نہیں لے گا بلکہ صرف رقم کو گن لیتے ہیں اور اس طرح سے ادائیگی ہو جاتی ہے جبکہ اس سے پہلے براہ راست تبادلہ میں اُدھار لین دین میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ زر نے ان تمام مشکلات کو یکسر ختم کر دیا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

5-انتقال قدر کا ذریعہ (Mode of Value Transfer): عام طور پر زمین' مکان اور جائیداد وغیرہ کو غیر منقولہ جائیداد تصور کیا جاتا ہے کیونکہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوسکتی لیکن زر نے اس مشکل کو بھی دور کر دیا ہے کیونکہ لوگ اب اپنی جائیداد کو ایک جگہ فروخت کرتے ہیں اور اس کے بدلے زر حاصل کرتے ہیں اور زر کی بدولت دوسری جگہ وہ اپنی مرضی کی شے' مکان یا کوئی جائیداد وغیرہ خرید لیتے ہیں۔ اس طرح سے جائیداد کی منتقلی بھی زر کی بدولت آسان ہوگئی ہے جبکہ زر کی غیر موجودگی میں ایسا ہونا ناممکن تھا۔

6-سرکاری ادائیگیوں کا ذریعہ (Mode of Govt.Payments): حکومت کی تمام ادائیگیاں اور وصولیاں بھی زر کی بدولت ہوتی ہیں۔ حکومت کے تمام ٹیکس مثلاً کسٹم ڈیوٹی' ایکسائز ڈیوٹی' انکم ٹیکس' پراپرٹی ٹیکس' سب زر کی صورت میں بینکوں میں جمع کروائے جاتے ہیں۔ حکومت جو بھی ادائیگیاں کرتی ہے مثلاً تنخواہیں' پنشن' وظائف وغیرہ زر کی صورت میں ہی کی جاتی ہیں۔

7-حساب کی اکائی (Unit of Account): زر روزمرہ کے حساب کتاب کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زر کی مدد سے اشیاء کی قیمتوں کا تعین ہوتا ہے۔ کسی شخص کی آمدنی کا تعین بھی زر کی مدد سے ہوتا ہے مثلاً ہم کہتے ہیں کہ کسی شخص کی تنخواہ دس ہزار روپے ماہوار ہے۔ مزدور کی یومیہ اُجرت 200 روپے ہے اور آم 40 روپے کلوگرام جبکہ دودھ کی قیمت 30 روپے لیٹر ہے وغیرہ۔

8-مقبول ترین سیال پذیر اثاثہ (Most Liquid Asset): کینز کے مطابق لوگ جتنی تیزی اور جلدی سے زر کو قبول کرتے ہیں کوئی اور شے اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی مثلاً اگر ہمارے پاس زر نقد ہو تو اس کی مدد سے ہم جو چیز چاہیں خرید سکتے ہیں لیکن اس کے برعکس اگر ہمارے پاس سونا' چاندی' ہانڈیا کوئی اور دھات ہوگی تو اس کی مدد سے اتنی جلدی خرید و فروخت نہیں ہوسکتی کیونکہ لوگ اس کے لین دین میں لیت و لعل سے کام لیتے ہیں اور ایسی اشیاء کو زر نقد میں بدلنے میں کچھ وقت بھی درکار ہوتا ہے۔

9-ساکھ کا ضامن (Gaurantor of Soveriegnity): کینز کے مطابق زر نقد لوگوں کی ذاتی شہرت اور ساکھ کا بھی ضامن بنتا ہے جس قدر کسی شخص کے پاس دولت زیادہ ہوگی آج کی دنیا میں اس کی عزت اور قدر و منزلت زیادہ ہوگی۔ اس کے برعکس اگر کسی کے پاس دولت نہ ہو تو وہ شخص معاشرے میں وہ مقام حاصل نہیں کرسکتا جو ایک امیر شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح سے آج کل بینک اور دوسرے مالیاتی ادارے کسی شخص کی مالی ساکھ کو مدنظر رکھ کر کروڑوں روپے کے قرضے جاری کرتے ہیں جس شخص کی ساکھ نہ ہو وہ قرضے اور دیگر ایسی سہولتوں سے محروم رہتا ہے۔

10-معاشی حیثیت کا اندازہ (Measure of Economic condition): زر کی اکائی ملکی معاشی حالت کا بھی اظہار کرتی ہے۔ مثلاً قومی آمدنی' فی کس آمدنی' افراط زر یا تفریط زر' مختلف منصوبوں کی نسبتی لاگت کا تخمینہ' خرید و فروخت کے سلسلہ میں انتخاب کی آزادی' عاملین کے معاوضوں کا اندازہ' خسارے کی سرمایہ کاری' نیز قرضوں کے حصول کا ذریعہ "زر کی اکائی" ہی ہوتی ہے اور یہ تمام عوامل کسی ملک کی معاشی حیثیت کی عکاسی کرتے ہیں۔

زر کے فرائض کے متعلق ایک معیشت دان نے اس طرح کہا ہے۔

Money is a matter of functions four,

A medium, A Measure, a Standard, a Store.

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

عمدہ زر کے اوصاف (Characteristics of good Money)

یہ دیکھنے کے لئے کہ کونسی شے بطور زر استعمال ہو سکتی ہے۔ اس میں چند اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ اگر شے میں وہ اوصاف ہوں گے تو وہ شے بلاوک ٹوک زر کا کام دے گی۔ سونے اور چاندی کے بطور زر استعمال ہونے کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے ہیں جو کہ کسی بھی عمدہ زر میں ہونے چاہئیں۔ اس کے برعکس وہ تمام اشیاء زر کا درجہ حاصل نہیں کر سکتیں جن میں یہ اوصاف موجود نہیں ہوتے۔ عام طور پر عمدہ زر میں درج ذیل اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔

1- قبولیت عامہ (General Acceptability): کسی شے کے زر بننے کے لئے ضروری ہے کہ اسے بطور آلہ مبادلہ کے قبولیت عامہ حاصل ہو۔ لوگ اسے بلا حیل و حجت قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اس کے عوض ہر قسم کی اشیاء خدمات دینے کے لئے تیار ہوں۔ سونا اور چاندی کے زر بننے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ ان دھاتوں کے بنے ہوئے سکے بطور آلہ مبادلہ کے آسانی سے قبول کر لیتے ہیں۔ آج کل کے دور میں تمام تر زر حکومت یا مرکزی بینک کا جاری کردہ ہوتا ہے لیکن لوگ اسے روزمرہ کی ضروریات' کاروباری ضروریات اور دیگر کاموں کے لئے فوراً قبول کر لیتے ہیں لہٰذا لین دین میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔

2- پائیداری (Durability): عمدہ زر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پائیدار ہو۔ گلنے سڑنے والی شے نہ ہو تا کہ لوگ اسے آسانی سے ذخیرہ کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل زر کے مختلف آلات لوگوں میں بطور زر بہت مقبول ہیں۔

3- انتقال پذیری (Portability): جو بھی شے زر کے طور پر استعمال ہو اس میں اس صفت کا ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے۔ اسے لانے اور لے جانے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو یعنی اس کا حجم کم اور مالیت زیادہ ہو۔ زیادہ حجم رکھنے والی چیزیں زر نہیں بن سکتیں کیونکہ انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا مشکل ہوتا ہے۔ آج کل زر کی ترسیل کے جدید آلات مثلاً کریڈٹ کارڈ' ATM' میل ٹرانسفر (MT) اور On line banking نے یہ مسئلہ مزید آسان بنا دیا ہے۔

4- شناخت پذیری (Conginazability): عمدہ زر بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی مختلف اکائیوں کی آسانی سے پہچان کی جا سکے نیز یہ کہ کھوٹے اور کھرے کی پہچان ہو سکے۔ جیسے سکوں پر ان کی مالیت لکھی ہوتی ہے اور مقناطیس کے ذریعے ان کے کھوٹے اور کھرے کی پہچان بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے کاغذی نوٹوں کو بھی مخصوص طریقوں سے پرکھا جاتا ہے۔

5- تکلیل پذیری (Convertability): جو بھی شے بطور زر استعمال ہو۔ اس میں اس صفت کا ہونا ضروری ہے کہ اس کو کندہ کیا جا سکے اور اسے مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکے کوئی دھات آسانی سے تکلیل پذیری کا کام نہ دے سکے تو اس کا زر بننا بہت مشکل ہو جاتا ہے چونکہ حکومت زر کے طور پر استعمال ہونے والی دھات پر اپنا نام مالیت اور سن اجراء وغیرہ کندہ کرتی ہے۔ اس لئے اس وصف کا ہونا بھی ضروری ہے۔

6- تقسیم پذیری (Divisibility): اچھے زر کے لئے ضروری ہے کہ اگر اس کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ دیا جائے جو کہ وزن میں برابر ہوں تو اس کی قدر و قیمت میں کوئی فرق نہ پڑے مثلاً سونے کے اگر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے جائیں تو اس کی مالیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح سے دھاتی سکوں اور کاغذی نوٹوں کی چھوٹی اور بڑی اکائیاں ہوتی ہیں۔

7- یکسانیت (Homogeniety): اچھے زر کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مختلف اکائیوں میں فرق نہ ہو مثلاً سونے اور چاندی کے ٹکڑے جو وزن میں برابر ہوں گے۔ وہ مالیت کے اعتبار سے یکساں ہوں گے۔ ایک ہی مالیت کے نوٹ بھی یکساں ہوتے ہیں جبکہ کسی اور قسم کی شے کی مختلف اکائیاں یکساں نہیں ہوتیں۔

8- مناسب مقدار (Adequate Quantty): زر کے طور پر استعمال ہونے والی شے کی مقدار بھی مناسب ہونی چاہیے۔ نہ وہ اتنی کمیاب ہو کہ اس کی قدر بہت زیادہ بڑھ جائے اور نہ اتنی وافر مقدار میں ہو کہ اس کی قدر بالکل ہی ختم ہو جائے۔

9- ثبات قدر (Stability): جو شے بھی زر کے طور پر استعمال ہو۔ اس کی قدر مستحکم ہونی چاہیے۔ اس کی قدر میں بہت زیادہ تبدیلیاں نہیں آنی چاہئیں تاکہ لوگ اسے مستقبل کی ادائیگیوں کے طور پر استعمال کر سکیں۔ اگر کسی شے کی قدر مستحکم نہیں ہوگی تو وہ بطور زر استعمال نہیں ہوگی۔

10- ذخیرہ اندوزی (Storability): اچھے زر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہونی چاہیے کہ وہ گلنے سڑنے والی شے پر مشتمل نہ ہو یعنی اس کا آسانی سے ذخیرہ کیا جا سکے۔ سونا، چاندی اور نوٹ ایسی اشیاء ہیں جن کا آسانی سے ذخیرہ کیا جا سکتا ہے لہٰذا یہ عمدہ یا مثالی زر ہے۔

زر کی اقسام (Kinds of Money)

زر کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1- دھاتی زر Metallic Money
2- کاغذی زر Paper Money
3- قانونی زر Legal Tender Money
4- قریبی زر Near Money
5- اعتباری زر Credit Money

1- دھاتی زر (Metallic Money): اس سے مختلف دھاتوں کے بنے ہوئے وہ سکے مراد لئے جاتے ہیں جو بطور زر گردش کرتے ہیں اور جنہیں حکومت ٹکسال کی معرفت جاری کرتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(i) معیاری زر یا حسابی زر (Standard Money): معیاری زر سے مراد ایسا زر ہے جس کی ظاہری اور حقیقی قدر و قیمت برابر ہوتی ہے یعنی جس میں جتنی مالیت کی دھات استعمال کی جاتی ہے اتنی مالیت کا سکہ ہوتا ہے مثلاً انگریزوں کے دور حکومت میں ابتدائی سالوں میں ہندوستان میں جو چاندی کا روپیہ ہوتا تھا اس میں اتنی ہی مالیت کی چاندی استعمال ہوتی تھی جتنی مالیت کا وہ سکہ ہوتا۔ اسی طرح سے عربوں کے اشرفی اور دینار بھی معیاری زر کہلاتے تھے کیونکہ ان میں اتنی مالیت کا سونا استعمال کیا جاتا تھا جتنی مالیت کے وہ سکے ہوتے تھے۔

(ii) علامتی یا وضعی زر (Token Money): اس سے مراد ایسا سکہ ہے جس کی ظاہری قدر و قیمت اس کی حقیقی مالیت سے زیادہ ہوتی ہے مثلاً ہمارا موجودہ ایک روپے کا سکہ علامتی زر ہے کیونکہ وہ بطور زر ایک روپے کا کام دیتا ہے لیکن جو دھات اس سکے میں استعمال ہوتی ہے اس کی مالیت بمشکل پانچ پیسے کے برابر بنتی ہے۔

2- کاغذی زر (Paper Money): کاغذی زر سے مراد وہ کرنسی نوٹ ہیں جو کہ کسی ملک کی حکومت یا مرکزی بینک جاری کرتا ہے۔ انہیں قانونی حیثیت حاصل ہوتی ہے لہٰذا کوئی شخص بھی انہیں قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ بظاہر یہ نوٹ کاغذ کے ایک ٹکڑے کے برابر ہوتے ہیں لیکن مرکزی بینک کی گارنٹی کی وجہ سے ان کی حیثیت قانونی طور پر اتنے روپوں کے برابر ہوتی ہے جتنی مالیت کا وہ نوٹ ہوتا ہے۔ یہ نوٹ دو اصولوں کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔
(1) معینہ حد کا اصول (2) متناسب محفوظ سرمائے کا اصول یا بینکنگ کا اصول کاغذی زر کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

(i) بدل پذیر کاغذی زر (Convertible Paper Money): اس سے مراد ایسے نوٹ ہیں جن کو مطالبے کی صورت میں چاندی، سونے یا زر مبادلہ کی شکل میں تبدیل کیا جا سکے مثلاً پاکستان کے تمام کرنسی نوٹ بدل پذیر زر کاغذی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان نوٹوں کو سٹیٹ بینک آف پاکستان جاری کرتا ہے جن پر گورنر بینک دولت پاکستان کے دستخطوں سے یہ تحریر درج ہوتی ہے۔

"بینک دولت پاکستان

دس روپیہ

حامل ہذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا"

اس ضمانتی تحریر سے یہ بات واضح ہے کہ جو لوگ ان نوٹوں کو تبدیل کروانا چاہیں تو وہ سٹیٹ بینک کی کسی بھی شاخ سے مستند سکوں میں تبدیل کروا سکتے ہیں۔

(ii) غیر بدل پذیر کاغذی زر (Inconvertible Paper Money): اس سے مراد ایسے کرنسی نوٹ ہیں جنہیں حکومت جاری تو کرتی ہے لیکن انہیں مستند سکوں یا سونے چاندی میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی ایسے نوٹوں کے عوض حکومت سونا یا چاندی محفوظ سرمائے کے طور پر نہیں رکھتی لیکن قانونی طور پر وہ لوگوں کو ایسے نوٹ لینے کے لئے پابند کر دیتی ہے مثلاً پاکستان میں ایک روپے کا نوٹ غیر بدل پذیر زر کاغذی تھا کیونکہ اسے حکومت پاکستان جاری کرتی تھی لہٰذا قانونی طور پر سب لوگ اسے قبول کرنے کے پابند ہوتے تھے لیکن حکومت اس کو سونے یا چاندی میں تبدیل کرنے کی پابند نہیں ہوتی تھی۔ اب حکومت پاکستان نے ایک روپے سے 5 روپے تک کے نوٹوں کو ختم کر کے اُن کی جگہ دھاتی سکے جاری کئے ہیں۔

3- زر قانونی (Fiat Money or Legal Tender Money): زر قانونی سے مراد وہ زر ہے جس کی حیثیت قانونی ہو یعنی لوگ قانونی طور پر اسے لین دین میں قبول کرنے کے پابند ہوں اور اس کو لینے سے انکار جرم تصور ہوتا ہے۔ پاکستان میں تمام سکے اور کرنسی نوٹ زر قانونی ہیں اور کوئی شخص ان کو قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) محدود زر قانونی (Limited Legal Tender): اس سے مراد ایسا زر ہے جس کی حیثیت ویسے تو قانونی ہو لیکن لین دین کے سلسلے میں کسی شخص کو ایک حد سے زیادہ قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا مثلاً پاکستان میں ایک پیسہ سے پچیس پیسہ تک کے سکے محدود زر قانونی ہیں۔ بیس روپے تک کی ادائیگی ان سکوں کی مدد سے کی جا سکتی ہے لیکن اگر بیس روپے سے زائد ادائیگی کرنی ہو تو پھر ان سکوں میں قانوناً نہیں کی جا سکتی کیونکہ قانونی طور پر زیادہ ادائیگی کی صورت میں لوگوں کو قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

(ii) لامحدود زر قانونی (Unlimited Legal Tender): اس سے مراد ایسا زر ہے جو کہ غیر محدود حد تک لین دین میں استعمال ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں پچاس پیسے سے لے کر پانچ روپے تک کے سکے نیز ہر قسم کے نوٹ غیر محدود زر قانونی ہیں کیونکہ ان سے لامحدود حد تک ادائیگی کی جا سکتی ہے اور کسی بھی مقدار میں قبول نہ کرنے والا قانونی طور پر مجرم ہوتا ہے۔

4- قریبی زر (Near Money): جو اشیاء قریبی زر کے طور پر کام کرتی ہیں وہ حقیقت میں زر نقد کی طرح گردش نہیں کرتیں لیکن ضرورت پڑنے پر انہیں زر نقد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے مثلاً معیادی امانتیں، سرکاری کفالتیں، حصص وغیرہ انہیں ہم زر نقد نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ اشیاء کی خرید و فروخت میں براہ راست استعمال نہیں ہوتیں لیکن ان کو فروخت کر کے زر نقد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری تمسکات، ڈاک خانے کے سرٹیفکیٹ، انعامی بانڈز وغیرہ ایسے اثاثے ہوتے

ہیں جو زر کی طرح سیال پذیر تو نہیں ہوتے لیکن انہیں فوراً زر میں تبدیل کروایا جا سکتا ہے۔

5-اعتباری زر (Credit Money): اس سے مراد ایسا زر ہے جو کہ اعتبار یا بھروسہ کی بنا پر گردش کرے۔ اعتباری زر کا اطلاق ایسے لین دین پر ہوتا ہے جس میں نقد ادائیگی کی بجائے مستقبل میں رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اعتبار کے لئے اچھے کردار، مضبوط ساکھ اور رقم کی واپسی کی استطاعت کا ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر اعتبار کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(i) زبانی وعدہ (ii) تحریری وعدہ

(i) زبانی وعدہ کی صورت میں قرض خواہ کو مقروض پر مکمل اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے مثلاً آپ کسی شخص سے رقم اُدھار لیتے ہیں اور اس کے بدلے کوئی تحریر لکھ کر نہیں دیتے اور وقت مقررہ کے بعد آپ وہ رقم واپس کر دیتے ہیں۔ زبانی اعتبار عام طور پر دوستوں اور رشتہ داروں پر کیا جاتا ہے۔

(ii) تحریری وعدہ سے مراد ایسا وعدہ ہے جس میں مقروض قرض خواہ کو ایک تحریر لکھ کر دیتا ہے کہ اس نے فلاں شخص سے اتنے روپے اُدھار لئے ہیں یا اتنی مالیت کا مال لیا ہے اور وہ اتنے عرصے کے بعد اس کی ادائیگی کرے گا۔ اعتباری زر کے تحریری وعدہ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔

آلاتِ زرِ اعتبار (Instruments of Credit Money)

الف: روایتی آلات (Traditional instruments): روایتی آلات درج ذیل ہیں۔

1- کتابی حساب (Book Account): یہ اعتبار کی سب سے سادہ صورت ہوتی ہے۔ لوگ عام طور پر محلے کے دوکانداروں سے ضروری اشیاء اُدھار خریدتے رہتے ہیں۔ مہینہ ختم ہونے پر وہ اس کا حساب بے باک کر دیتے ہیں۔ دکاندار اس حساب کو اپنی کاپی میں درج کرتے رہتے ہیں جسے "کتابی حساب" کا نام دیا جاتا ہے۔

2- تحریری وعدہ یا پرونوٹ (Promissory Note): یہ اعتبار کی دوسری صورت ہے۔ اس میں مقروض اُدھار دینے والے کو ایک تحریر لکھ کر دیتا ہے کہ اس نے اتنی مالیت کی اشیاء وصول کی ہیں جس کی ادائیگی مقررہ عرصہ کے بعد کر دی جائے گی۔ اس تحریر پر رسیدی ٹکٹ بھی لگا دی جاتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر قرض خواہ مقروض کے خلاف چارہ جوئی بھی کر سکتا ہے۔

پرونوٹ کی نمونہ تحریر

سرگودھا

یکم جولائی 2008ء

میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے تین ماہ بعد زاہد بشیر کو یا جسے وہ چاہے مبلغ ایک ہزار روپے جن کی مالیت کی اشیاء وصول کر لی گئی ہیں ادا کر دوں گا۔

دستخط

میاں الطاف حسین

419-A سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

3-ہنڈی (Bill of Exhange): عام طور پر کاروباری لوگ ایک دوسرے کے ساتھ لین دین کرتے وقت نقد ادائیگی نہیں کرتے بلکہ مال فروخت کرنے والا خریدار کے نام ایک حکم نامہ لکھتا ہے جس میں یہ مطالبہ

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

ہوتا ہے کہ ایک خاص مدت کے بعد وصول کردہ اشیاء کی مالیت کی رقم ہنڈی کے حامل کو ادا کر دی جائے۔ اس پر مال وصول کرنے والے کے دستخط ہوتے ہیں۔ اس ہنڈی کو کسی بھی بینک کے پاس لے جا کر اس پر بٹہ لگوایا جا سکتا ہے اور اس کے بدلے بینک سے نقد رقم حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہنڈی کی درج ذیل اقسام ہوتی ہیں۔

(i) درشنی ہنڈی (Face Bill): اس قسم کی ہنڈی کو جس وقت بھی پیش کیا جائے اسی وقت اس کی ادائیگی کر دی جاتی ہے مثلاً اگر ملتان کا ایک شخص لاہور کے کسی دوکاندار سے مال خریدے تو جس وقت بھی اسے بل موصول ہوگا وہ اس کی ادائیگی اسی وقت کرے گا۔

(ii) مدتی ہنڈی (Time Bill): اس سے مراد ایسی ہنڈی ہے جس کی ادائیگی ایک معینہ مدت مثلاً تین چھ یا نو ماہ کے بعد کی جائے۔ جتنی مدت کی کوئی ہنڈی ہوتی ہے اس مدت کے پوری ہونے کے بعد یہ ہنڈی پیش کی جاتی ہے اور اس پر ادائیگی ہو جاتی ہے۔ جس شخص کے پاس ہنڈی موجود ہو اگر اسے اس مدت سے پہلے نقد روپے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ اسے تجارتی بینک سے بٹہ (Discount) لگوا کر رقم حاصل کر سکتا ہے۔

(iii) بدیشی یا غیر ملکی ہنڈی (Foreign Bill): اگر کسی ملک کا تاجر کسی دوسرے ملک کے تاجر کو مال بھیجے اور اس سے ہنڈی لکھوالے تو یہ غیر ملکی ہنڈی کہلاتی ہے اس قسم کی ہنڈی کی مدت بھی عام طور پر نوے دن ہوتی ہے۔ ہنڈی لکھنے والے کو (Drawer) اور جس کے نام ہنڈی لکھی گئی ہو اسے (Drawee) کہا جاتا ہے۔

(iv) دیشی یا ملکی ہنڈی (Domestic Bill): جب ایک ہی ملک کے تاجر لین دین کے سلسلے میں زر نقد کی بجائے ہنڈی کو استعمال میں لائیں تو اسے ملکی یا دیشی ہنڈی کہا جاتا ہے جس کی مدت عام طور پر تین ماہ سے نو ماہ تک ہو سکتی ہے۔

4- چیک (Cheque): چیک ایک ایسا حکم نامہ ہوتا ہے جو کہ چیک جاری کرنے والا اپنے بینک کے نام لکھتا ہے کہ وہ اس چیک کے بدلے اس کی جمع شدہ امانت میں چیک پیش کرنے والے کو درج شدہ رقم ادا کر دے۔

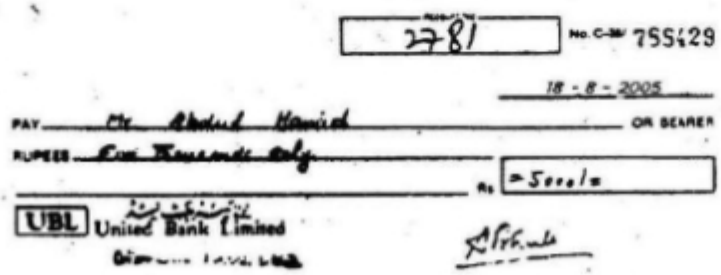
چیک کی ادائیگی کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

1- چیک جاری کرنے والے کے اکاؤنٹ میں اتنی رقم موجود ہونی چاہیے جتنی رقم کا چیک دیا گیا ہے۔

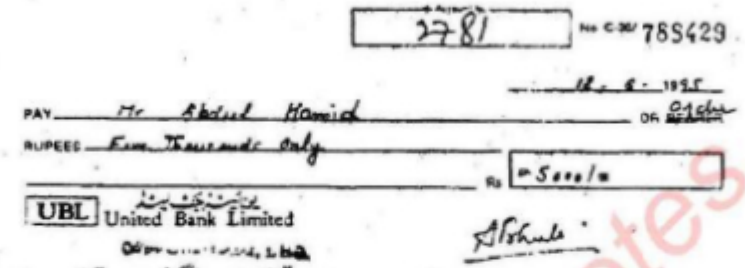
2- چیک پر تمام اندراج صحیح ہوں خصوصاً چیک جاری کرنے والے کے دستخط۔ ورنہ چیک پر درج شدہ رقم کی ادائیگی نہیں ہوگی۔

چیک کی چار صورتیں ہوتی ہیں۔

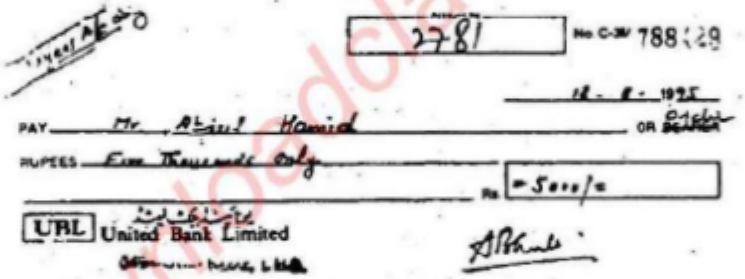
(i) حامل چیک (Bearer Cheque): عام طور پر اسی چیک کے ذریعے بینک سے رقم نکلوائی جاتی ہے۔ اس چیک پر حامل Bearer کا لفظ درج ہوتا ہے یعنی جو شخص بھی بینک میں یہ چیک پیش کرے وہ چیک پر درج شدہ رقم بینک سے حاصل کر سکتا ہے اس پر کسی قسم کی شناخت کی ضرورت نہیں آتی۔ یہ چیک اس طرح کا ہوتا ہے۔



(ii) حکمی چیک (Order Cheque): شناختی چیک کے ذریعے صرف وہی شخص مطلوبہ رقم وصول کر سکتا ہے جس کے نام چیک لکھا گیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چیک پر درج شدہ لفظ Bearer کو کاٹ کر اس کے اُوپر order کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے جس شخص کے نام پر چیک لکھا گیا ہوا سے اپنی شناخت کروانا پڑتی ہے۔ اس کے لئے بینک کا کوئی ملازم یا اکاؤنٹ ہولڈر اس بات کی تصدیق کرے کہ چیک کی رقم وصول کرنے والا وہی شخص ہے جس کے نام چیک جاری کیا گیا ہے۔



(iii) نشان زدہ چیک (Cross Cheque): اس چیک پر درج شدہ رقم کی نقد ادائیگی نہیں ہوتی بلکہ یہ چیک اس شخص کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے جس کے نام چیک جاری کیا گیا ہو اور پھر حامل چیک کے ذریعے رقم نکلوائی جاتی ہے۔ اگر آپ کسی بھی حامل چیک کے بائیں جانب دو متوازی لائنیں کھینچ دیں اور ان کے اندر لفظ Payees Account Only یا &Co لکھ دیں تو وہ نشان زدہ چیک بن جاتا ہے۔



(iv) سفری چیک (Travellers Cheque): سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے بعض بینک سفری چیک جاری کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص سفر پر جانا چاہے وہ اپنے شہر کے کسی بینک میں مطلوبہ رقم جمع کروا دیتا ہے اور بینک اُسے چیک دے دیتا ہے جو ہر جگہ قابل قبول ہوتا ہے جیسے حبیب بینک کا "محافظ" یونائیٹڈ بینک کا "ہمراہ" وغیرہ

5- بینک ڈرافٹ (Bank Draft): لوگ اپنی رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بحفاظت پہنچانے کے لئے ڈرافٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ ڈرافٹ حاصل کرنے والا پہلے ایک بینک میں رقم جمع کرواتا ہے جس کے بدلے وہ بینک اپنی شاخ یا کسی دوسرے بینک کے نام ڈرافٹ حاصل کرنے والے کو مطلوبہ رقم کا حکم نامہ دیتا ہے۔ یہ ڈرافٹ بذریعہ ڈاک بھی متعلقہ شخص کو بھیجا جا سکتا ہے اور دستی بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ جو بینک میں لے جا کر درج شدہ رقم وصول کرتا ہے۔

6- کفالتیں یا بانڈز (Securities OR Bonds): حکومت جب عوام یا بینکوں سے قرضہ لیتی ہے تو وہ انہیں جو تحریری وعدہ دیتی ہے اسے کفالت کہتے ہیں اس پر رقم دینے والے کا نام تاریخ ادائیگی اور سود کی شرح درج ہوتی ہے۔ یہ کفالتیں کسی وقت بھی سٹاک ایکس چینج مارکیٹ میں فروخت کی جا سکتی ہیں اور ان کے عوض رقم وصول کی جا سکتی ہے۔

(ب) اعتباری زر اور ترسیل زر کے جدید آلات

(Modern Instruments of Credit money and Transfer of money)

1- کریڈٹ کارڈز (Credit Cards): اسے زر پلاسٹک (Plastic money) بھی کہا جاتا ہے' جس کی Megnetic strip ہوتی ہے جو کہ کسی بینک یا کاروباری کمپنی کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔ کریڈٹ کارڈ رکھنے والے کو اس کی مدد سے اشیاء و خدمات کی خریداری کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ایسی خریداری زر نقد کے بغیر کی جاتی ہے جس کی ادائیگی بعد میں ہوتی ہے۔

کریڈٹ کارڈ حاصل کرنے کے لیے گاہک کو متعلقہ بینک یا کمپنی میں اپنا اکاؤنٹ کھولنا پڑتا ہے۔ اس کارڈ سے خریداری کے لیے ادھار رقم کی ایک مخصوص حد مقرر ہوتی ہے۔ سپانسر کرنے والا ادارہ ہر ماہ ایک بل فراہم کرتا ہے جس میں سابقہ 30 دنوں کے کارڈ کی سرگرمیوں کا موازنہ کیا جاتا ہے۔

کریڈٹ کارڈ کی شرائط کے تحت گاہک اس رقم پر سود چارجز ادا کر سکتا ہے جو کہ ماہانہ بنیاد پر ادا نہیں کرتا۔

کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والی بڑی کمپنیاں VISA اور Master card ہیں۔ VISA ایسی پہلی کمپنی ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر منظور شدہ (Recognized) ہے۔ کریڈٹ کارڈ کی موجودگی کی صورت میں زر نقد پاس رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ گاہک (Customer) قلیل عرصہ کا ذاتی قرضہ لینے کے لیے کریڈٹ کارڈ بھی استعمال کر سکتے ہیں' جس میں ATM کے لیے "Cash advances" بھی شامل ہوتے ہیں۔

کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والے ادارے اُن گاہکوں سے جو یہ کارڈ استعمال کرتے ہیں اور وہ سٹورز جو گاہکوں سے کارڈ وصول کرتے ہیں ان سے "فیس" لیتے ہیں اور بغیر ادا شدہ (Unpaid) بیلنس پر سود وصول کرتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈز پیچیدہ حفاظتی خصوصیات (Complex Security Features) کے حامل ہوتے ہیں تا کہ کسی قسم کے دھوکہ (Fraud) کے امکانات کو رد کیا جا سکے۔ ان کے لیے اکاؤنٹ نمبر Signature panel (دستخط) اور اس کی Megnatic strip کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

2- (اے۔ٹی۔ایم کارڈ) (ATM Cards): ATM مخفف ہے Automated Teller Machine کا ATM کارڈز بھی زر پلاسٹک (Plastic money) ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر کیش کارڈز کی طرح کام کرتے ہیں۔ ATM سروس اپنے اکاؤنٹ (کھاتے) سے زر نقد نکلوانے' مختصر Mini-statements' بیلنس سے متعلق معلومات' کثیر برانچی اکاؤنٹ (Multi-Branches Account) جس کا مذکورہ ATM کارڈ سے تعلق ہو کے ذریعے کسی تیسری پارٹی کو ادائیگی کرنے' یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی' بینک کی اُسی برانچ یا کسی دوسری برانچ میں فنڈز کی منتقلی (ٹرانسفر) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ATM کارڈ کے ذریعے گاہک "زیادہ سے زیادہ مقررہ حد تک" روزانہ اپنے اکاؤنٹ میں سے بیلنس کے مطابق رقم نکلوا سکتا ہے۔ گاہک ان کارڈز کے ذریعے اپنے مختلف اکاؤنٹس میں یا کسی اور پارٹی (Third party) کو فنڈز ٹرانسفر کر سکتے ہیں۔ نیز یہ بیلنس کے بارے میں معلومات I-link اور M-Net ممبر بینک سے کر سکتے ہیں۔ تمام ATM کارڈز Debit cards کے طور پر استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ORIX Network displaying their logo۔ ایسا لین دین POS Transactions کہلاتا ہے۔ POS فنڈ سیٹلمنٹ اکاؤنٹ POS (A/C) کی مرکزی برانچ میں رکھے جاتے ہیں تاوقتیکہ Merchant claims بذریعہ ABN AMRO bank دستیاب ہو سکے۔

3- آن لائن بینکنگ (On Line banking): یہ ایک ایسا سسٹم ہے جو کہ لوگوں کو بذریعہ انٹرنیٹ گھر پر بینکاری سہولیات اور سرگرمیاں فراہم کرتا ہے۔ بذریعہ آن لائن بینکنگ روزانہ کا لین دین مثلاً

اکاؤنٹ سے رقوم کا ٹرانسفر' اکاؤنٹ بیلنس سے متعلق معلومات' بلوں کی ادائیگی' کسی کو ادائیگی روکنے کی درخواست وغیرہ کی جاسکتی ہے۔ جبکہ کچھ آن لائن قرضہ اور کریڈٹ (Loan and Credit) کی درخواست بھی کر سکتے ہیں۔ اکاؤنٹ کے بارے میں (معاملات) معلومات دن رات کسی وقت کہیں سے بھی آن لائن دیکھی جاسکتی ہیں۔ آن لائن بینکنگ انٹرنیٹ کو بطور Delivery channel کاروباری سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے استعمال کا نتیجہ ہے' جو کہ روائتی طریقہ مثلاً کاغذی کاروائی (Paper brand) اور زیادہ وقت کے استعمال (Time consuming) کے خدوخال سے ہٹ کر فوری اور مؤثر انداز میں مالیات (فنانس) کے حسابات کا انتظام کرتا ہے۔ بینکوں کے نقطۂ نظر سے آن لائن بینکنگ ایک طاقتور ویلیو ایڈڈ (Powreful value added) آلہ ہے۔ جو کہ نئے گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ مہنگی کاغذی کاروائی ختم کر کے Teler interactions کے ذریعے بینکاری فضا کو بڑھتی ہوئی مسابقت کا مقابلہ کرنے کے لیے مدد فراہم کرتا ہے۔

''آن لائن بینکنگ'' کے فوائد کا اندازہ درج ذیل امور کے پیش نظر کیا جاسکتا ہے۔

(i) سہولت (Convenience): روائتی بینکاری سے ہٹ کر آن لائن بینکنگ سائٹس کبھی بند نہیں ہوتیں۔ ہفتہ کے سات دنوں میں 24 گھنٹے دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ ایک "Mouse click" کے فاصلہ پر ہے۔

(ii) لین دین کی رفتار (Transaction speed): آن لائن سائٹ عام طور پر ATM طریقہ کار سے بھی جلدی بینکاری لین دین کو منظم اور کنفرم کرتی ہے۔ (بھی جلدی بینکاری لین دین کو منظم اور کنفرم کرتی ہے۔)

(iii) استعداد کار (Efficiency): ایک ہی سروس سائٹ سے اپنے تمام بینک اکاؤنٹس تک رسائی اور انتظام سہل اور مستعدی سے ہوتا ہے۔

(iv) مؤثر ہونا (Effectiveness): اب بہت سی آن لائن سائٹس Sophisticated Tools فراہم کرتی ہیں۔ جن میں Account Aggregation' Rate alters اور پورٹ فولیو مینجنگ پروگرام شامل ہیں تاکہ آپ اپنے تمام اثاثوں کا زیادہ مؤثر طور پر انتظام کر سکیں۔

4۔ ایم۔ ٹی (M.T): M.T مخفف ہے Mail Transfer کا۔ یہ بھی انتقال زر کا ایک ذریعہ ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت کوئی خاص آلہ (Tool) استعمال نہیں ہوتا۔ جب رقم کی منتقلی کی درخواست متعلقہ بینک کو کی جاتی ہے تو کچھ پیش بندی (Precantions) کرتے ہوئے بینک مطلوبہ رقم میل ٹرانسفر (M.T) کر دیتا ہے۔ میل ٹرانسفر (M.T) ہمیشہ Advice/Invice کی صورت میں ہوتی ہے جو کہ کوئی خاص آلہ نہیں ہے۔ M.T کا بغیر کسی تبدیلی (Alteration) کے ہونا ضروری ہے۔ تاہم یہ طریقہ عام طور پر فنڈز ٹرانسفر کے لیے بینکوں کا اندرونی عمل (Banks internal operations) ہوتا ہے۔ اسے گاہکوں کے فنڈز ٹرانسفر کے لیے عموماً استعمال نہیں کیا جاتا۔

5۔ ٹی۔ ٹی (T.T): T.T مخفف ہے Telegraphic Transfer کا۔ تمام ملکی جاری کردہ T.T (ٹیلیگرافک ٹرانسفرز) ڈرافٹ سیکشن کے اجراوالے رجسٹر (Issue Register) میں درج ہوتی ہیں۔ ہر ایک T.T. Advice کا علیحدہ سیریل نمبر ہوتا ہے۔ جس پر لفظ "T.T" درج ہوتا ہے۔ T.T آرڈرز (orders) کی ادائیگی متعلقہ مستفید ہونے والوں (Beneficiaries) کو فوری طور پر کر دی جاتی ہے۔ ٹی۔ ٹی۔ ایڈوئسز (T.T. Advices) کے لیے ٹیسٹ شدہ پیغامات (Tested messages) ہوتے ہیں۔ T.T جاری کرنے والی برانچ کے لیے یہ "Outward test" جبکہ T.T وصول کرنے والی برانچ کے لیے "Inward Test" کہلاتے ہیں۔ یہ Tested Messages سنٹرل بینک/متعلقہ بینک کا ہیڈ آفس پرنٹ کرتا ہے۔ تمام برانچوں کے پاس اپنے مخصوص سیٹ نمبرز ہوتے ہیں۔ رقوم کی منتقلی کا یہ طریقہ نہایت محفوظ (Safe) اور مفید سمجھا جاتا ہے۔

اعتباری زر کے فوائد (Merits of Credit Money)

(ملتان بورڈ 2014-17)

اعتباری زر کے اہم فوائد درج ذیل ہیں۔

1- دھاتی زر کی بچت (Economy of Metallic Money): اعتباری زر کی بدولت دھاتی زر کی کافی بچت ہوگئی ہے جب اعتباری زر گردش میں نہیں تھا تو دھات کے سکے بنتے تھے۔ جن میں دھات کی کافی مقدار صرف ہوتی تھی اور سکہ سازی پر کافی خرچ آتا تھا۔ اعتباری زر نے اس مشکل کو دور کر دیا ہے۔

2- صنعت اور تجارت کی ترقی (Trade & business development): اعتباری زر کی بدولت صنعت اور کاروبار میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ لوگوں کو اعتبار کی بدولت کافی رقم اُدھار مل جاتی ہے جسے وہ کاروبار میں لگا کر اسے وسیع کر لیتے ہیں۔ بینک ڈرافٹ، ATM کارڈز اور On line کے ذریعے بھاری رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہ بحفاظت منتقل کی جا سکتی ہیں۔

3- کاروبار کی وسعت (Extention of business): اعتباری زر کی بدولت کاروبار میں بھی کافی وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ ہنڈیوں کی بدولت کاروبار سہل ہو گیا ہے۔ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے سے مال اُدھار منگوا لیتے ہیں اور اسے فروخت کر کے ادائیگی کر دیتے ہیں۔

4- غیر ملکی ادائیگیاں (Foreign payments): غیر ملکی ہنڈیوں کی بدولت غیر ملکی ادائیگیوں میں بھی کافی سہولت پیدا ہوگئی ہے۔ اس طرح سے بین الاقوامی تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا ہے۔

5- بچت کی عادت (Saving habit): اعتباری زر کی بدولت لوگوں میں بچت کی عادت کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ لوگ اس لئے بھی رقوم بچاتے ہیں کہ وہ انہیں کاروبار میں لگا کر نفع حاصل کر سکیں۔

6- کاروباری صلاحیتوں سے استفادہ (Utilization of business abilities): اعتباری زر کی بدولت لوگ اپنی کاروباری صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو کاروباری صلاحیتوں کے مالک تو ہوتے ہیں لیکن سرمایہ کی قلت کی بناء پر وہ ان سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ بینکوں کی معرفت انہیں بھاری رقوم قرض پر مل جاتی ہیں جن سے وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر کے خود بھی نفع کماتے ہیں اور ملک کی معاشی ترقی میں بھی مدد دیتے ہیں۔

7- قیمتوں میں استحکام (Price stability): کسی ملک میں قیمتوں پر زر کی رسد براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ زر کی رسد بڑھ جائے تو قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر زر کی رسد کم ہو جائے تو قیمتوں میں کمی آ جاتی ہے۔ مرکزی بینک اپنی زری پالیسی کی معرفت اعتباری زر کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے اور اس طرح سے ملک میں قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

8- حکومت کو قرضہ کی سہولت (Public debt facility): اعتباری زر کی بدولت حکومت کو قرضہ حاصل کرنے میں کافی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ حکومت جب چاہے بینکوں سے اعتباری زر کی صورت میں قرضہ حاصل کر سکتی ہے۔ دھاتی زر کی صورت میں حکومت کو اتنی آسانی سے قرضہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

اعتباری زر کے نقصانات (De-Merits of Credit Money)

1- ضرورت سے زیادہ اجراء (Excess issue): اعتباری زر کی بدولت بعض اوقات حکومت ضرورت سے زیادہ نوٹ چھاپ لیتی ہے۔ عام طور پر نوٹ متناسب حد کے اصول کے تحت جاری کئے جاتے ہیں لیکن بعض اوقات حکومت اپنے ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے لئے ہنگامی ضروریات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خسارے کی سرمایہ کاری کرتی ہے اور بغیر کسی گارنٹی کے نوٹ چھاپ لئے جاتے ہیں۔ یہ زائد نوٹ ملک میں فراط زر کا باعث بنتے ہیں جس سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لوگوں کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے اور ان کے لئے کئی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔

2- بے جا صرف دولت (Useless Consumption): اعتباری زر چونکہ آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کو اُدھار آسانی سے مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ اسے بے جا آسائشیات پر خرچ کر دیتے ہیں جبکہ بعد میں ان کے لئے قرضے کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

3- نااہل تاجر (Entry of entrepreneurs with a little ability): چونکہ لوگوں کو بینکوں سے قرضہ آسانی سے مل جاتا ہے اس لئے بعض اوقات نااہل آجر اور تاجر بھی میدان میں آ جاتے ہیں چونکہ انہیں کاروبار کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں کاروباری صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ کاروبار میں نقصان اٹھاتے ہیں۔

4- اجارہ داریوں کا قیام (Establishment of Monopolies): اعتباری زر کی بدولت بعض اوقات بڑی بڑی اجارہ داریاں قائم ہو جاتی ہیں کیونکہ بڑے بڑے تاجر اور کاروباری حضرات کثیر مقدار میں سرمایہ بینکوں سے حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ معیشت پر چھا جاتے ہیں اور اس طرح سے اپنی اجارہ داریاں قائم کر لیتے ہیں۔

5- سٹہ بازی کا رجحان (Trend of speculation): اعتباری زر کی بدولت سٹہ بازی کا غلط رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ کاروباری لوگوں کو چونکہ آسانی سے روپیہ مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ اسے نامناسب سٹہ بازی میں لگا کر خود بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور کاروبار کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور اس طرح سے اعتباری زر کی ساکھ کو بھی ختم کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

زر کی رسد (Supply of Money)

زر کی رسد سے مراد ہے کرنسی کی وہ مقدار جو لوگوں کے پاس موجود ہوتی ہے۔ عام طور پر کسی ملک میں زر یا تو سکوں کی شکل میں ہوتا ہے یا پھر کاغذی نوٹوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعتباری زر کی صورت میں بھی گردش کرتا رہتا ہے۔ کسی ملک میں زر کی مقدار جتنی زیادہ ہوگی۔ اسی قدر زر کی رسد زیادہ ہوگی۔

زر کی رسد میں اور عام اشیاء کی رسد میں کافی فرق ہوتا ہے کیونکہ عام اشیاء کی رسد کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ملک میں وہ اشیاء کتنی مقدار میں تیار ہوتی ہیں۔ اگر وہ اشیاء ایک بار استعمال ہو جائیں تو وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس زر اگر ایک دفعہ جاری ہو جائے تو اس کی معرفت خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے اور وہ مختلف ہاتھوں میں گردش کرتا رہتا ہے اور جس قدر زر کی گردش

تیز ہوتی ہے اس کی رسد میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ زر کی رسد سے مراد زر کی وہ مقدار ہے جو کسی نہ کسی صورت میں لوگوں کے پاس موجود رہتی ہے اور لوگ اسے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں بالفاظ دیگر "زر کی رسد سے مراد زر کا وہ کل ذخیرہ ہوتا ہے جو کہ ملک میں موجود ہوتا ہے۔" لہٰذا جب زر کی رسد بڑھتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے پاس زر کے ذخیرہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے برعکس جب زر کی رسد کم ہو جاتی ہے تو لوگوں کے پاس زر نقد کی کمی ہو جاتی ہے۔ زر کی رسد کے ذرائع سے قبل ان عناصر کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر زر کی رسد کا انحصار ہوتا ہے۔

زر کی رسد کے عناصر / اجزاء (Components of Money Supply)

مختلف ماہرین نے زر کی رسد کے درج ذیل اجزاء بیان کئے ہیں۔

1- زیرِ گردش زر (Money in Circulation): کسی بھی معیشت میں زر کی رسد اس ملک میں قانونی طور پر جاری کردہ دھاتی سکوں اور کرنسی نوٹوں کا مجموعہ ہوتی ہے جنہیں اشیاء خدمات کے لین دین میں بغیر کسی عذر کے قبول کیا جاتا ہے۔ ان سکوں اور کرنسی نوٹوں کو اشیاء خدمات کی قدر و قیمت جانچنے کے لیے حسابی اکائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سکے حکومت پاکستان جبکہ کرنسی نوٹ سٹیٹ بنک جاری کرتا ہے۔ اگر زر میں ہم وہ کرنسی شامل کر لیں جو کہ گردش میں ہوتی ہے اور جس کی رمزی علامت (C) ہے اور بینکوں میں محفوظ طلبی امانتوں (Demand Deposits) کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو اسے M1 کہتے ہیں اور اس کے صرف دو اجزاء ہوتے ہیں یعنی

$$M1 = C + DD$$

2- اعتباری زر (Credit Money): ایسا زر جو اعتبار یا بھروسے کی بنا پر گردش کرے اعتباری زر کہلاتا ہے کیونکہ اس زر میں نقد ادائیگی کی بجائے مستقبل میں رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے اس میں طلبی امانتوں، معیادی امانتوں (Time Deposits) (بچت کھاتوں اور معیادی اکاؤنٹ میں جمع رشدہ رقوم) کو بھی زر کی رسد میں شامل کر لیا جاتا ہے جسے M2 کہا جاتا ہے لہٰذا

$$M2 = C + DD + TD$$

اعتباری زر کی رسد کا انحصار طلبی امانتوں پر ہوتا ہے جس قدر طلبی امانتیں موجود ہوتی ہیں اتنی ہی مالیت کے چیک معیشت میں گردش کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح طلبی امانتوں کے برابر جتنے چیک گردش میں ہوتے ہیں وہ زر کی رسد ہوتی ہے۔

3- قریبی زر (Near Money): جن اشیاء کو قریبی زر کی طرح استعمال کیا جاتا ہے وہ حقیقت میں زر نقد کی طرح گردش نہیں کرتیں لیکن ضرورت پڑنے پر انھیں زر نقد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سرکاری کفالتیں، بانڈز، تمسکات اور اس قسم کے دوسرے مالی اثاثوں حکومت کی سیکیورٹیاں (Govt. Securities (GS) وغیرہ شامل ہیں ان کو بھی زر کے عناصر کے طور پر زر کی رسد میں شامل کرنا چاہیے۔ ایسی صورت میں M3 کی مساوات درج ذیل ہوگی۔

$$M3 = C + DD = TD + GS$$

4- بچتیں (Savings): ایسی رقوم جو ملک میں رہنے والی عوام اپنی روزمرہ ضروریات پر خرچ نہ کرے بلکہ بچا کر الگ رکھ لیں ان کو بچتیں کہتے ہیں چنانچہ جتنی زیادہ رقوم بچتوں میں شامل ہوتی ہیں زر کی رسد بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ بچتوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

(i) انفرادی بچتیں (Individual Savings): زر کی رسد کا دارومدار انفرادی بچتوں پر ہوتا ہے۔ انفرادی بچتوں سے مراد وہ رقوم ہیں جو لوگ اپنی آمدنی میں سے ضروریات زندگی پر خرچ کرنے کے بعد بچا لیتے ہیں یعنی ضروریات زندگی پر خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچ جاتا ہے اسے انفرادی بچتوں کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی بچتیں لوگ بینکوں میں جمع کروا دیتے ہیں جو کہ دوبارہ انہیں قرضے کی صورت میں گردش میں ڈال دیتے ہیں اور اس طرح سے زرعام لوگوں کو کاروباری ضروریات کے لئے حاصل ہوتا ہے۔ لوگوں کی آمدنیاں جتنی زیادہ ہوں گی۔ انفرادی بچتیں بھی اسی قدر زیادہ ہوں گی اور لوگوں کی آمدنیاں جتنی کم ہوں گی انفرادی بچتیں بھی اسی قدر کم ہوتی ہیں۔

انفرادی بچتوں کا دارومدار دو باتوں پر ہوتا ہے۔

1- بچت کرنے کا ارادہ will to save　　2- بچت کرنے کی قوت power to save

بچت کے ارادے سے مراد ہے کہ لوگوں کا یہ ارادہ ہونا چاہیے کہ کچھ نہ کچھ ضرور بچانا ہے۔ جب تک لوگ ارادہ نہیں کریں گے بچت نہیں ہو سکے گی جبکہ بچت کرنے کی قوت سے مراد ہے کہ لوگوں کی آمدنیاں کم از کم اتنی ضرور ہوں کہ وہ خرچ کرنے کے بعد کچھ نہ کچھ رقوم بچا سکیں۔ اس طرح سے جب تک ارادہ نہیں ہوگا تو خواہ لوگوں کی آمدنی کتنی ہی کیوں نہ ہو وہ بچت نہیں کر سکیں گے۔ بچت کرنے کا ارادہ مختلف مقاصد کے پیش نظر کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کی تعلیم یا شادی بیاہ کے لئے بعض کاروبار میں روپیہ لگانے کے لئے بعض بُرے وقت کے لئے اور بعض عزت و ناموس کے لئے رقوم بچانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سے بچت کرنے کی قوت اس وقت زیادہ ہوگی جب کہ قیمتیں کم ہوں گی۔ ٹیکسوں کی شرح بھی کم ہوگی بینکوں کا نظام بہتر ہوگا وغیرہ۔ پس جتنی بچتیں زیادہ ہوں گی اسی قدر زر کی رسد میں اضافہ ہوگا۔ بصورت دیگر زر کی رسد کم ہو جائے گی۔

(ii) کاروباری بچتیں (Corporate Savings): کاروباری بچتوں سے مراد مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے وہ غیر منقسم شدہ منافع جات ہیں جو کہ وہ اپنے حصہ داروں میں تقسیم نہیں کرتیں بلکہ کسی ناگہانی خرچ کو پورا کرنے کے لئے بچا کر رکھ لیتی ہیں تا کہ ضرورت کے وقت اس رقم کو استعمال کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر مشترکہ سرمائے کی کمپنی کو ایک سال میں دس لاکھ روپے نفع ہوتا ہے۔ وہ اس میں سے آٹھ لاکھ روپے حصہ داروں میں تقسیم کر دیتی ہے جبکہ باقی دو لاکھ روپے حصہ داروں میں تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ ڈائریکٹر حضرات اپنے پاس بچا لیتے ہیں تا کہ کسی بُرے وقت میں استعمال کیا جا سکے یا دوبارہ سرمایہ کاری کے کام لایا جا سکے۔ یہ دو لاکھ روپے کاروباری بچتیں کہلاتی ہیں۔

(iii) سرکاری بچتیں (Public Savings): حکومتیں ہر سال اپنا بجٹ بناتی ہیں جس میں آنے والے سال کے دوران آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کیا جاتا ہے یعنی آنے والے سال میں مختلف مدات سے کس قدر آمدنی حاصل ہوگی اور اس طرح سال بھر کے دوران مختلف مدات پر کتنا خرچ ہوگا۔ اگر سال بھر کے دوران آمدنی زیادہ ہو اور خرچ کم تو ایسے بجٹ کو فاضل بجٹ (Surplus) کہا جاتا ہے۔ یہی فاضل رقم جو کہ حکومت زائد آمدنی کے طور پر حاصل کرتی ہے۔ سرکاری بچت کہلاتی ہے۔ سرکاری بچت کے تین اہم ذرائع ہوتے ہیں۔

(i) حکومت مختلف قسم کے ٹیکسوں سے آمدنی حاصل کرتی ہے لہٰذا ان ٹیکسوں کی شرح میں یا تو اضافہ کر دیا جاتا ہے یا پھر نئے ٹیکس لگا دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح سے آمدنی کو بڑھایا جاتا ہے۔

(ii) حکومت اندرونی اور بیرونی ذرائع سے قرضے لے کر بھی اپنی آمدنی کو بڑھاتی ہے اور اس طرح سے بجٹ کے خسارے کو پورا کرتی ہے۔

(iii) بعض اوقات حکومت خسارے کی سرمایہ کاری کرتی ہے یعنی بغیر کسی زر ضمانت کے زائد نوٹ چھاپ لیتی ہے اور اس طرح سے اپنی آمدنی میں اضافہ کر لیتی ہے۔

5-بینک کریڈٹ (Bank Credit): عام طور پر لوگ اپنی امانتوں کو بینکوں میں جمع کرواتے ہیں لیکن بینک ان امانتوں کا ایک خاص تناسب 20 فیصد یا 25 فیصد اپنے پاس زرنقد کی صورت میں رکھ کر باقی رقم کو قرضہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس طرح سے زر کی تخلیق کرتے ہیں۔ یہی قرضہ دوبارہ کسی نہ کسی صورت میں بینک میں جمع ہو جاتا ہے اور بینک پھر اسی امانت میں سے کچھ حصہ زرنقد کے طور پر رکھ کر باقی رقم قرضے میں ڈال دیتے ہیں۔ اس طرح سے بینک کی قرضہ جاری کرنے کی قوت بڑھتی رہتی ہے اور زر کی تخلیق ہوتی رہتی ہے۔ غرض کہ جتنی زیادہ امانتیں بینک میں جمع ہوں گی۔ اسی قدر بینک کی قرض جاری کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا جائے گا اور زر کی رسد بڑھتی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم زر کی رسد کا ذکر کرتے ہیں تو زر کی مقدار کے ساتھ اس کی رفتار گردش کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ زر کی رفتار گردش جس قدر تیز ہوگی اسی قدر زر کی مقدار بڑھتی جائے گی اور زر کی رسد میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔

6-انشورنس کمپنیاں (Insurance Companies): انشورنس کمپنیاں بھی زر کی رسد کو بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ یہ کمپنیاں لوگوں کو ترغیب دیتی ہیں کہ وہ اپنی زندگی کا بیمہ کروائیں یا پھر ایک خاص مدت کے لئے ان کو بیمہ کرانے کی ترغیب دی جاتی ہے تاکہ وہ بچوں کی شادی بیاہ، تعلیم وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ رقوم بچائیں۔ پالیسی مکمل ہونے کی صورت میں انہیں یہ رقم بمعہ منافع کے اکٹھی مل جاتی ہے۔ بیمہ پالیسی بھی بچت کی ترغیب دیتی ہے تاکہ لوگ اپنے بُرے وقت کے لئے کچھ نہ کچھ بچائیں۔ لوگ جب بیمہ کراتے ہیں تو وہ ایک خاص شرح سے پریمیم ادا کرتے ہیں۔ یہی پریمیم ان کی بچت بن جاتی ہے تاکہ ضرورت کے وقت انہیں اکٹھی رقم مل جائے۔ بیمہ کمپنیاں اسی رقم کو آگے سرمایہ کاری پر خرچ کرتی ہیں یا وہ حکومت کی کفالتیں خرید لیتی ہیں یا پھر بینکوں کو قرض دے دیتی ہیں اس قرضہ سے خود بھی منافع کماتی ہیں اور پالیسی ہولڈروں کو بھی اس نفع میں حصہ دار بناتی ہیں اور اس طرح سے زر کی رسد میں اضافہ کرتی ہیں۔

7-سٹاک مارکیٹ (Stock Market): بازار حصص یا سرمایہ کا بازار بھی زر کی رسد کو بڑھاتا ہے۔ سرمایہ کے بازار سے مراد ایسی منڈی ہے جہاں پر مختلف کمپنیوں کے حصص اور کفالتوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت اور نیم سرکاری اداروں کی کفالتوں، تمسکات، بانڈز اور ہنڈیوں کی بھی خرید و فروخت ہوتی ہے کیونکہ جن لوگوں کو رقم کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے حصص یا کفالتیں وغیرہ بازار زر میں فروخت کر دیتے ہیں اور جن لوگوں کے پاس رقم بچت کی صورت میں موجود ہو اور وہ اسے کاروبار میں لگانا چاہیں وہ حصص، تمسکات یا بانڈز وغیرہ کو خرید لیتے ہیں اور اس طرح سے انہیں موقع ملتا رہتا ہے پس سٹاک ایکس چینج کے ذریعہ لوگوں کی بچتیں بھی کاروبار میں لگتی رہتی ہیں اور زر کی رسد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

سرمایہ یا زر کی منڈی میں جن اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے ان کا جائزہ ذیل میں لیا جاتا ہے۔

(i) حصص (Shares): حصص سے مراد کسی مشترکہ سرمائے کی کمپنی کے وہ حصے لئے جاتے ہیں جو کہ وہ عوام سے روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے بازار میں فروخت کرتی ہے۔ عوام ان حصوں کو خرید لیتے ہیں اور سال کے اختتام پر ایک حصے پر جو نفع نقصان ہو انہیں مل جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے پاس روپیہ ہوتا ہے اور خود کاروبار کی بجائے اسے محفوظ سرمایہ کاری میں لگانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے حصص کا کاروبار بہت مناسب رہتا ہے۔

(ii) ڈی بنچر (Debenture): بعض اوقات اگر کسی مشترکہ سرمائے کی کمپنی کے حصے فروخت نہ ہوں اور مطلوبہ رقم حاصل نہ ہو تو پھر وہ سٹاک سرٹیفکیٹ یا ڈی بنچر Debenture کے ذریعے بھی لوگوں سے رقم حاصل کرتی ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ ڈی بنچر میں ایک تحریر لکھ دی جاتی ہے جس کے مطابق وہ شخص اس کمپنی کو رقم اُدھار دیتا ہے اور خود سود کماتا ہے۔ کمپنی کو خواہ نفع ہو یا نقصان اسے باقاعدہ سود ملتا رہتا ہے اور اس کی رقم بھی محفوظ رہتی ہے۔

(iii) بانڈز اور بچت کے سرٹیفکیٹ (Bonds and saving certificates): بانڈز کے ذریعے بھی لوگوں سے رقومات وصول کی جاتی ہیں یہ بھی ایک تحریر ہوتی ہے جو کہ بانڈ جاری کرنے والا ادارہ لکھتا ہے اور بانڈ کسی خاص شخص کے نام کا نہیں ہوتا بلکہ جس کی ملکیت میں ہو وہی اس کی رقم وصول کر سکتا ہے۔ جس طرح سے 1000 روپے کے انعامی بانڈز وغیرہ۔ اسی طرح ڈیفنس سیونگ اور سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ، ریگولر سکیم، پنشن سکیم وغیرہ کی صورت میں بھی زر کی رسد بڑھ جاتی ہے۔

(iv) سرکاری کفالتیں (Govt Securities): سرکاری کفالتوں سے مراد حکومت کی وہ تحریر لی جاتی ہے جو وہ قرضہ حاصل کرنے کے لئے جاری کرتی ہے اور ان قرضوں پر سود ادا کرتی ہے۔ ان کی خرید و فروخت بھی سٹاک ایکس چینج کے ذریعے ہوتی ہے جو کہ زر کی رسد میں کمی بیشی کا سبب بنتی ہیں۔

زر کی طلب (Demand for Money)

زر کی طلب سے مراد ہے کہ لوگ کتنی رقم نقدی کی شکل میں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ لوگوں کی نقد رقم رکھنے کی خواہش جتنی زیادہ ہوگی زر کی طلب اتنی ہی زیادہ ہوگی اور جتنی کم رقم نقدی کی شکل میں رکھنا چاہیں گے زر کی طلب اس قدر کم ہو جائے گی۔ زر کی طلب کا دارومدار مندرجہ ذیل عناصر پر ہوتا ہے۔

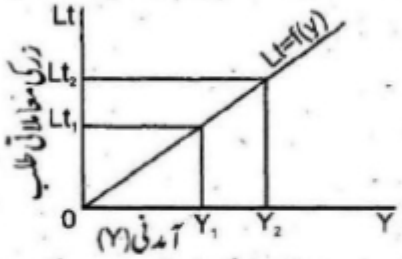
1- محرک روزمرّہ ضروریات (Transaction Motive): لوگ اپنی روزمرہ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے آمدنی کا کچھ حصہ زر نقد کی صورت میں رکھتے ہیں۔ روزمرہ ضروریات کو عموماً دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) گھریلو مقاصد کے لئے (Household Motive): لوگ ضروریات زندگی کے لئے زر کو نقدی کی صورت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہر شخص کو یہ ضرورت پیش آتی ہے کہ وہ اپنی آمدنی میں سے روزمرہ کے اخراجات مثلاً اشیائے خورد و نوش، لباس، رہائش وغیرہ کے اخراجات پورا کرے۔ اس مقصد کے لئے وہ نقد رقم اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جس شخص کی آمدنی زیادہ ہو اس کا خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اسے بنیادی ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ سہولیات اور تعیشات کے لئے زیادہ روپے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص غریب ہو گا تو اس کی ضروریات زندگی بھی محدود ہوں گی اور اس کو اپنے روزمرہ کے اخراجات کے لئے کم رقم کی ضرورت ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر لوگوں کی آمدنیاں بڑھ رہی ہوں تو ان کی نقد رقم رکھنے کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے بصورت دیگر کم۔ بہرحال ہر شخص اپنی آمدنی کا بہت بڑا حصہ ضروریات زندگی پر صرف کرنے کے لئے زر نقد کی طلب کرتا ہے۔

(ii) کاروباری ضروریات کیلئے (Business Motive): لوگوں کو اپنے روزمرہ کے کاروبار کے لئے بھی نقد روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاروباری حضرات روزانہ مال کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ انہیں منڈیوں سے مال لانا پڑتا ہے۔ اس کے لئے انہیں باربرداری، مشینوں کی مرمت اور محصولات کا بوجھ بھی برداشت کرنا پڑتا ہے جس مقصد کے لئے انہیں ہر وقت زر نقد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے اگر کاروبار میں مندا ہو اور اشیاء کی فروخت کم ہو جائے تو اس صورت میں بھی منڈی میں ادائیگی کرنے کے لئے انہیں روپے کی ضرورت ہوگی جتنا کاروبار وسیع ہوگا اسی قدر نقد روپے کی زیادہ ضرورت ہوگی تاکہ روپے کی گردش کو بڑھا کر زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جا سکے۔ غرض کہ کاروبار میں لوگ ہر وقت اپنے پاس روپے کو نقدی کی شکل میں رکھنا چاہتے ہیں۔

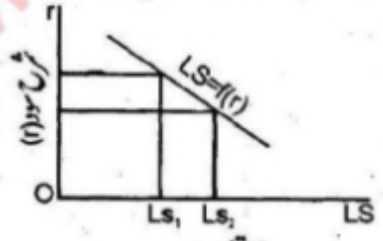
2- محرک پیش بندی (Precautionary Motive): کچھ لوگ بُرے وقت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی روپے کو نقدی کی شکل میں اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں یا پھر لوگ اپنے بچوں کی شادی بیاہ، اعلیٰ تعلیم، بیماری، حادثہ یا کسی ہنگامی ضرورت کے لئے بھی ہر وقت نقد رقوم اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ اس طرح سے کاروباری لوگ بھی ناگہانی اخراجات کے لئے کچھ نقد رقم اپنے پاس رکھتے ہیں چونکہ کاروبار میں خطرات (Risks) مول لیتے ہیں۔ اس لئے اس خطرے کے پیش نظر بھی انہیں نقد روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح سے اگر ایک آدمی محتاط طبیعت کا ہے تو وہ اپنے بُرے وقت کے لئے کافی روپیہ اپنے پاس رکھے گا۔ بعض اوقات لوگ بخیل ہونے کی وجہ سے بھی خرچ نہیں کرتے اور نقد روپے کو اپنی تحویل میں رکھتے ہیں۔

درجہ بالا تینوں محرکات کو یکجا کر کے زر کی معاملاتی طلب Mtd یا Lt (Transection Demand) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کا انحصار آمدنی پر ہوتا ہے اور ان دونوں میں تکثیری تفاعلی رشتہ موجود ہوتا ہے یعنی آمدنی میں اضافہ ہو تو زر کی معاملاتی طلب Lt یا Mtd بڑھ جاتی ہے۔ بصورت دیگر اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ وضاحت کے لئے درج ذیل ڈائیگرام تیار کی جاتی ہے۔



مندرجہ بالا محرکات کی بناء پر زر کی طلب پیدا ہوتی ہے اور ان محرکات کی شدت جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی زیادہ لوگوں کی نقدیت کی ترجیح بڑھ جائے گی اور اسی نسبت سے زر کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ ان محرکات کے علاوہ اور بھی کئی عوامل ہیں۔ جن پر زر کی طلب کا دارومدار ہوتا ہے۔

3- محرک تخمین یا سٹہ بازی (Speculative Motive): بعض لوگ سٹہ بازی کے لئے بھی نقد رقوم اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ سٹہ بازی میں قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ کے ذریعہ کاروبار کر کے نفع کمایا جا سکتا ہے۔ ایک سٹہ باز ہر وقت اشیاء کی قیمتوں کو سامنے رکھتا ہے۔ جن اشیا کی قیمتیں گر رہی ہوں وہ اس وقت انہیں خریدے گا اور جب قیمتیں بڑھنا شروع ہو جائیں تو اس وقت فروخت کر کے نفع کمائے گا، لیکن اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس وقت کس چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ اس لئے وہ ہر وقت روپے کی وافر مقدار اپنے پاس نقدی کی شکل میں رکھے گا تا کہ قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ کے مطابق خرید و فروخت کر سکے۔ اس طرح سٹہ باز بازار حصص میں حصص کی قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھ کر حصص کا کاروبار کرتے ہیں، جس کمپنی کے حصص کی مالیت کسی وجہ سے کم ہو رہی ہو تو وہ ان حصص کو خرید لیتے ہیں اور جس وقت ان کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے اس وقت وہ اسے فروخت کر دیتے ہیں اور اس طرح سے نفع کماتے ہیں۔ اسی طرح سٹہ باز بانڈز کی خرید و فروخت سے بھی منافع کماتے ہیں۔ بانڈز کی قیمت اور شرح سود میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے لہٰذا زر کی طلب براہِ راست شرح سود سے متاثر ہوتی ہے۔ یعنی بلند شرح سود پر لوگ زر کو اپنے پاس رکھنے کے بجائے قرضہ دے کر بلند شرح سود کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لہٰذا بلند شرح سود پر زر کی طلب گر جاتی ہے اور شرح سود کم ہونے پر زر کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ زر کی اس قسم کی طلب کو تخمینی طلب Ls یا (Msd) (Speculative Demand) کا نام دیا جاتا ہے اور اس کا انحصار شرح سود (r) پر ہوتا ہے یعنی Ls یا (Msd)=f(r) چونکہ شرح سود کم ہونے سے زر کی تخمینی طلب Ls بڑھ جاتی ہے جبکہ شرح سود میں اضافہ کے پیش نظر اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے لہٰذا ان دونوں میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل شکل سے ظاہر ہے۔



زر کی تخمینی طلب (Ls)

زر کی طلب میں کمی بیشی

(Chanes in the demand for money)

زر کی طلب ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی بلکہ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جو عوامل زر کی طلب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

1-اشیاء کی قیمتوں کا رجحان (Trend of Prices): اگر ملک میں اشیاء کی قیمتیں گر رہی ہوں یعنی زر کی قدر بڑھ رہی ہو تو لوگ زر کو نقدی کی شکل میں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس طرح سے زر کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر قیمتیں بڑھ رہی ہوں اور زر کی قدر گر رہی ہو تو پھر لوگ نقد رقوم رکھنے کی بجائے اشیاء و خدمات خرید کر رکھ لیتے ہیں اور اس طرح سے زر کی طلب کم ہو جاتی ہے۔

2- آمدنی کا حجم (Volume of Income): اگر لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی تو انہیں نقد رقم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اشیاء و خدمات خرید سکیں اور اگر ان کی آمدنیاں کم ہوں گی تو اسی نسبت سے انہیں اشیاء خریدنے کے لئے نقد رقم رکھنے کی ضرورت کم ہوگی اور ان کے لئے زر کی طلب کم ہو جائے گی۔

3-دولت کی تقسیم (Distribution of Wealth): اگر دولت کی تقسیم مساوی ہوگی تو غریب طبقے کی آمدنی بڑھ جائے گی۔ ان کی ضروریات زندگی میں اضافہ ہو جائے گا لہٰذا زر کی طلب بھی بڑھ جائے گی۔ اس کے برعکس اگر دولت کی تقسیم غیر مساوی ہوگی تو اس صورت میں زر کی طلب کم ہو جائے گی۔

4-شرح سود (Rate of Interest): اگر سود کی شرح بڑھ جائے تو زر کی طلب کم ہو جائے گی کیونکہ لوگ روپے کو اپنے پاس نقد رکھنے کی بجائے اُدھار دینے پر ترجیح دیں گے تا کہ زیادہ سے زیادہ نفع کما سکیں۔ اس کے برعکس اگر سود کی شرح کم ہو جائے تو لوگ روپے کو نقدی کی صورت میں اپنے پاس رکھنا پسند کرتے ہیں اور اس کو اُدھار نہیں دیتے لہٰذا زر کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

قدر زر (Value of Money)

مفہوم (Concept): ہم جانتے ہیں کہ زر بطور آلہ مبادلہ کام کرتا ہے اور اس کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ اس کی مدد سے اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت کی جاتی ہے اگر اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زر کی قدر کم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جوں جوں کسی چیز کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ زر کی قوت خرید اسی نسبت سے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی چیز کی قیمت ایک روپیہ فی کلوگرام ہو اور اس کے بعد قیمت بڑھ کر دو روپے فی کلوگرام ہو جائے تو زر کی قدر 1/2 (نصف) ہو جاتی ہے کیونکہ پہلے وہ چیز ایک روپے کی ایک کلوگرام ملتی تھی اب وہ ایک روپے کی آدھا کلوگرام ملے گی۔ اگر قیمت اور بڑھ جائے تو زر کی قدر مزید کم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر قیمت کم ہوتی جائے تو زر کی قدر بڑھتی جاتی ہے کیونکہ قیمت کم ہونے کی وجہ سے اس چیز کی پہلے سے زیادہ مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی چیز کی قیمت ایک روپیہ کلوگرام سے کم ہو کر پچاس پیسے فی کلوگرام ہو جائے تو وہ چیز اب ایک روپیہ کی دو کلوگرام ملے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب وہ چیز پہلے سے دوگنا ملے گی۔ پس ہم سادہ الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ زر کی قدر سے مراد زر کی قوت خرید ہے یعنی زر کی ایک اکائی کے بدلے اشیاء و خدمات کی جتنی مقدار حاصل ہوتی ہے۔ اگر قیمتیں بڑھ جائیں تو زر کی قدر کم ہو جاتی

ہے کیونکہ اس کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے اور اگر قیمتیں کم ہو جائیں تو زر کی قدر بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس سے زر کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔ زر کی قدر کا براہ راست تعلق زر کی مقدار سے ہوتا ہے۔ زر کی مقدار سے مراد ہر قسم کا زر ہے جو کہ مرکزی بینک جاری کرتا ہے۔ ضرب (×) اس کی رفتار گردش زر کی رفتار گردش سے مراد ہے کہ زر کی ایک اکائی سال میں کتنی مرتبہ مختلف ہاتھوں سے گزرتی ہے۔ لوگ جتنی زیادہ خرید و فروخت کرتے ہیں زر کی گردش اسی قدر تیز ہو جاتی ہے اور جس قدر خرید و فروخت کم ہو گی زر کی گردش بھی کم ہو گی۔ جس قدر زر کی گردش زیادہ ہو گی۔ اسی قدر زر کی کی رسد بڑھتی جائے گی۔ ہم سب سے پہلے زر کی رفتار گردش کی مختلف صورتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

زر کی معاملاتی رفتار گردش
(Transaction Velocity of Circulation of Money)

زر کی اس قسم کی رفتار گردش سے مراد ہے کہ سال بھر میں زر کی مدد سے اشیاء و خدمات کی کل کتنی مقدار خریدی اور بیچی جاتی ہے یا سال بھر میں ایک نوٹ اشیاء کے لین دین کے سلسلے میں کتنے ہاتھوں سے گزرتا ہے۔ اگر سال بھر میں ایک نوٹ دس مرتبہ مختلف لوگوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے یعنی وہ دس بار اشیاء کی خرید و فروخت کرتا ہے تو اس کی معاملاتی رفتار گردش دس ہو گی۔

زر کی معاملاتی گردش کی رفتار کو اس طرح سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

$$V = \frac{PT}{M}$$

$$\text{یعنی رفتار گردش} = \frac{\text{شے کی قیمت} \times \text{اشیاء کی مقدار}}{\text{زر کی مقدار}}$$

کیونکہ یہاں V = زر کی رفتار گردش

P = شے کی قیمت

T = اشیاء کی مقدار جس کا لین دین ہو رہا ہے۔

گویا کہ کسی ملک میں زر کی کل مقدار کا دار و مدار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس ملک میں مرکزی بینک نے کل کتنا زر جاری کیا ہے اور زر کی معاملاتی گردش کی رفتار کیا ہے۔ لہٰذا زر کی مقدار کو اس کی گردش کی رفتار سے ضرب دینے سے زر کی کل رسد نکل آتی ہے جو کہ ملک میں گردش کر رہی ہو۔

زر کی آمدنی رفتار گردش
(Income Velocity of Circulation of Money)

ہمیں معلوم ہے کہ زر سال میں جتنی بار مختلف ہاتھوں سے گزرتا ہے وہ اس کی معاملاتی رفتار گردش کہلاتی ہے مگر ضروری نہیں کہ جتنی مرتبہ زر اشیاء کی خرید و فروخت کرے اتنی ہی بار آمدنی میں اضافہ ہو۔ ملک کی حقیقی آمدنی میں اضافہ اس وقت ہو گا جبکہ زر کسی نئی پیدا ہونے والی چیز کو خریدے یا عاملین کے معاوضے کے طور پر استعمال ہو یعنی لگان، اُجرتیں، سود اور منافع کے طور پر استعمال ہو پس زر کی آمدنی رفتار گردش سے مراد ہے کہ زر کی کل مقدار قومی آمدنی میں کس قدر اضافہ کرتی ہے۔ جس قدر آمدنی میں اضافہ ہو گا اسی قدر زیادہ زر کی آمدنی رفتار گردش ہو گی اس کو ہم اس طرح سے بھی ظاہر کر سکتے ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

$$VY = \frac{NNP}{M}$$

$$\text{زر کی آمدنی رفتار گردش} = \frac{\text{خالص قومی آمدنی}}{\text{زر کی مقدار}}$$

یہاں VY = زر کی آمدنی رفتار گردش

NNP = خالص قومی آمدنی

M = زر کی مقدار

مثال کے طور پر پاکستان میں کل خالص زری آمدنی ساٹھ ارب روپے ہو اور پاکستان میں زر کی کل مقدار بیس (20) ارب روپے ہو تو پاکستان میں زر کی آمدنی رفتار گردش 60/20=3 ہو گی۔

پس ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ کسی ملک میں زر کی مقدار قیمتوں پر کافی حد تک اثر انداز ہوتی ہے اگر زر کی مقدار زیادہ ہو گی تو قیمتیں بڑھتی جائیں گی اور اگر زر کی مقدار کم ہوتی جائے گی تو قیمتیں بھی کم ہو جائیں گی۔ زر کی قدر اور زر کی مقدار کے متعلق ایک مشہور نظریہ بیان کیا گیا ہے جسے ہم نظریہ مقدار زر کہتے ہیں۔ ذیل میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

نظریہ مقدار زر (Quantty Theory of Money)

اس نظریے کی ابتداء سولہویں صدی میں ہوئی پھر جان لا اور رچرڈ کیٹیلان نے اس کی وضاحت کی۔ اس کے بعد زر کی مقدار سے متعلق یہ مشہور نظریہ پروفیسر بیڈن (Beadon) نے 1880ء میں پیش کیا۔ نیو کامب (New Comb) نے 1886ء میں اسے بہتر شکل دی اور پروفیسر اروِنگ فشر (Fisher) نے 1911ء میں اسے ایک فارمولے کی شکل میں پیش کیا۔

پروفیسر ناسگ (Taussig) نے اس کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔

"اگر مقدار زر کو دوگنا کر دیا جائے تو اشیاء کی قیمتیں پہلے سے دوگنا ہو جاتی ہیں اور زر کی قدر نصف رہ جاتی ہے بشرطیکہ دیگر امور بدستور رہیں اور اگر مقدار زر کو نصف کر دیا جائے تو اشیاء کی قیمتیں نصف ہو جاتی ہیں اور زر کی قدر دوگنا ہو جاتی ہے۔" اس کی وضاحت اس طرح سے کی جاتی ہے کہ فرض کریں کہ زر کی کل مقدار 100 روپے ہے اور اشیاء کی مقدار بھی 100 ہو تو ایک چیز کی قیمت ایک روپیہ ہو گی لیکن اگر زر کی مقدار کو بڑھا کر دوگنا کر دیا جائے یعنی اگر -/200 روپے کر دیا جائے تو اب وہی 100 چیزیں -/200 روپے کے بدلے میں خریدی جائیں گی لہٰذا ایک چیز کی قیمت 200/100=2 روپے ہو جائے گی۔ اسی طرح سے اگر زر کی مقدار کو بڑھا کر 300 روپے کر دیا جائے تو اب وہی 100 چیزیں تین سو روپے میں خریدی جائیں گی۔ اس طرح سے اشیاء کی قیمتیں 3 گنا ہو جائیں گی اور اس کی قدر 1/3 رہ جائے گی۔ اس کے برعکس اگر زر کی مقدار کم کر کے پچاس روپے کر دی جائے تو وہی 100 چیزیں پچاس روپے مین خریدی جائیں گی۔ اس طرح سے اشیاء کی قیمتیں نصف رہ جائیں گی اور زر کی قدر دوگنا ہو جائے گی۔

پروفیسر فشر نے اسے درج ذیل مساوات کی شکل میں پیش کیا ہے۔

$$\text{قیمتیں} = \frac{\text{قانونی زر} \times \text{قانونی زر کی رفتار گردش} + \text{اعتباری زر} \times \text{اعتباری زر کی رفتار گردش}}{\text{اشیاء و خدمات کی مقدار}}$$

اسے مختصراً اس طرح سے لکھا جا سکتا ہے۔

$$\text{ق} = \frac{\text{زگ} + \text{ز}'\text{گ}'}{\text{ل}}$$

$$P = \frac{MV + M'V'}{T}$$

مساوات میں استعمال ہونے والی علامات کی وضاحت اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔

P ق = اوسط معیار قیمت

M ز = قانونی زر کی مقدار

V گ = قانونی زر کی رفتار گردش

M' ز' = اعتباری زر کی مقدار

V' گ' = اعتباری زر کی رفتار گردش

T ل = تجارت کی مقدار یا لین دین کی مقدار

فشر نے اس نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے اس میں ہر قسم کے زر کو شامل کیا ہے۔ یعنی وہ تمام تر زر جو کہ حکومت یا مرکزی بینک جاری کرتا ہے۔ ضرب (×) اس کی رفتار گردش اور اس کے ساتھ اعتباری زر کی مقدار یعنی تجارتی بینکوں کے چیک' ڈرافٹ' ہنڈیاں ضرب (×) ان کی گردش کی رفتار چونکہ تجارتی بینکوں کے چیک بھی خرید و فروخت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی زر کی مقدار میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس مساوات میں دوسری چیز اشیاء و خدمات کی مقدار ہے جو کہ ملک میں پیدا ہوتی ہیں اور لین دین میں آتی ہیں یعنی ان کو زر کی مدد سے خریدا جاتا ہے۔ فارمولے میں جن امور کو بدستور فرض کیا گیا۔ ان میں قانونی زر کی رفتار گردش (V) اعتباری زر کی رفتار گردش (V') اور اشیاء و خدمات کی مقدار (T) شامل ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ملک میں اشیاء و خدمات کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہ آئے کیونکہ اشیاء و خدمات کے بڑھنے سے قیمتیں کم ہو جاتی ہیں اور اشیاء و خدمات کے کم ہونے سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کی وضاحت ہم اپنی سابقہ مثال کو سامنے رکھتے ہوئے فشر کے فارمولے سے اس طرح سے کرتے ہیں یعنی اگر اشیاء کی مقدار بھی 100 ہو اور زر کی مقدار 100 روپے ہو اور زر کی رفتار گردش ایک ہو تو قیمتوں کا معیار یہ ہوگا۔

$$P = \frac{M \times V}{T} = \frac{100 \times 1}{100} = 1$$

اگر زر کی مقدار کو دوگنا کر دیا جائے تو

$$P = \frac{MV}{T} = \frac{200 \times 1}{100} = 2$$

اگر زر کی مقدار کو تین گنا کر دیا جائے تو

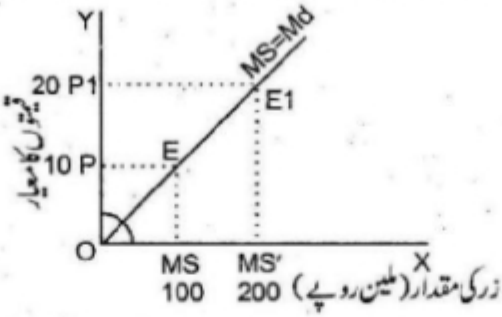
$$P = \frac{M.V'}{T} = \frac{300 \times 1}{100} = 3$$

اسی طرح اگر زر کی مقدار کو نصف کر دیا جائے تو

$$P = \frac{M.V}{T} = \frac{50 \times 1}{100} = 0.50$$

پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر زر کی رفتار گردش میں تبدیلی نہ آئے اور اشیاء و خدمات میں بھی کوئی تبدیلی نہ آئے تو زر کی مقدار کو دوگنا کرنے سے قیمتیں دوگنا ہو جاتی ہیں اور زر کی مقدار کو نصف کرنے سے قیمتیں نصف ہو جاتی ہیں۔

اس کی مزید وضاحت درج ذیل ڈائیگرام کی مدد سے کی جا سکتی ہے۔



وضاحت: جب زر کی مقدار 100MS ملین روپے سے بڑھ کر 200MS' ملین روپے ہو جاتی ہے تو قیمتوں کا نیا معیار E کی بجائے E1 پر متعین ہوتا ہے اور یہ OP(10) سے بڑھ کر OP1(20) ہو جاتا ہے۔ اس طرح زر کی مقدار دوگنا ہونے پر قیمتوں کا معیار بھی بڑھ کر دوگنا ہو گیا ہے۔ لہٰذا فشر کے مطابق زر کی مقدار میں جس نسبت سے تبدیلی آتی ہے۔ اسی سمت میں اور اسی تناسب میں اشیاء کی قیمتیں بھی تبدیل ہوتی ہیں۔

نظریہ مقدار زر کے مفروضات (Assumptions)

جیسا کہ اس نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرض کیا گیا ہے کہ باقی امور بدستور رہنے چاہئیں۔ باقی امور اس نظریہ کے مفروضات ہیں جن کا ذکر درج ذیل سطور میں کیا جاتا ہے۔

1- قانونی زر کی رفتار گردش نہ بدلے (No change in (V): اس نظریہ کا پہلا مفروضہ یہ ہے کہ صرف زر کی مقدار میں تبدیلی آئے جبکہ اس کی رفتار گردش میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔ یعنی ایک نوٹ سال میں جتنی دفعہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اس کی گردش اتنی ہی رہے اور اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو۔

2- اعتباری زر کی گردش کی رفتار نہ بدلے (No Change in (V'): اعتباری زر سے مراد بینکوں کے چیک، ڈرافٹ، ہنڈیاں وغیرہ ہوتے ہیں لہٰذا اس مفروضہ کے تحت یہ فرض کیا گیا ہے کہ اعتباری زر کی رفتار گردش میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہیے یعنی یہ تمام اشیاء سال بھر میں جتنی بار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتی ہیں اس میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہیے۔ بالفاظ دیگر اعتباری زر سال بھر میں جتنی بار گردش کرتا ہے اتنی ہی بار کرے اور اس کی گردش کی رفتار تبدیل نہ ہو۔

3- اشیاء خدمات کی مقدار تبدیل نہ ہو (No Change in (T): تمام قسم کی اشیاء و خدمات کا لین دین زر کی بدولت ہوتا ہے لہٰذا یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ ملک بھر میں ہر قسم کی اشیاء و خدمات کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے تاکہ ان کی مقدار میں تبدیلی قیمتوں پر اثر انداز نہ ہو سکے کیونکہ اشیاء و خدمات کی مقدار میں اضافہ قیمتوں میں کمی کا باعث بنتا ہے اور ان کی مقدار میں کمی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے یہ فرض کی گیا ہے کہ ان کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہیے۔

4- براہ راست تبادلہ کا معیار نہ بدلے (No Change in Barter System Level): نظریے کو درست ثابت کرنے کے لئے یہ بھی

ضروری ہے کہ براہ راست تبادلہ کے معیار میں تبدیلی نہ ہو یعنی لوگ چیزوں کا براہ راست لین دین موجودہ سطح سے کم و بیش نہ کریں کیونکہ اگر اشیاء کی خرید و فروخت زر کے ذریعہ نہیں ہوگی تو نظریہ درست ثابت نہیں ہوگا۔

5-دفینوں کی مقدار نہ بدلے (No Change in Money Hoarding): ایک اور مفروضہ یہ ہے کہ ملک میں دفینوں وغیرہ کی مقدار میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہیے اگر لوگ اپنی زیر زمین دبائی ہوئی دولت کو نکال لیتے ہیں تو اس سے زر کی مقدار بڑھ جائے گی اور نظریہ غلط ہو جائے گا۔ پس اگر یہ مفروضات درست ثابت ہوں تو پھر زر کی مقدار کو دوگنا کرنے سے قیمتیں دوگنا ہو جاتی ہیں اور زر کی مقدار کو نصف کرنے سے قیمتیں آدھی رہ جاتی ہیں۔

نظریہ مقدار زر کا تنقیدی جائزہ (Criticism)

نظریہ مقدار زر پر کڑی تنقید کی گئی ہے اور اسے صحیح تسلیم نہیں کیا جاتا۔ نظریہ کی خامیاں درج ذیل ہیں۔

1-مفروضات درست نہیں (Assumptions not True): اس نظریہ پر پہلا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ نظریہ کے مفروضات درست ثابت نہیں ہوتے مثلاً نظریہ میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ اشیاء و خدمت کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں آنی چاہیے۔ اشیاء و خدمات کی مقدار کا تعلق موسمی حالات اور ملک کے سیاسی حالات اور دیگر کئی عوامل پر ہوتا ہے بعض اوقات فصلیں بہتر ہوتی ہیں جبکہ بعض اوقات خراب ہوتی ہیں لہٰذا اشیاء و خدمات کی مقدار میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور وہ یکساں نہیں رہ سکتیں۔

2-زر کی مقدار اور رفتار گردش کا باہمی تعلق (Co-relation between M and V): نظریہ میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ زر کی مقدار میں تبدیلی آتی ہے جبکہ زر کی رفتار گردش نہیں بدلتی حالانکہ زر کی مقدار اور اس کی رفتار گردش دونوں لازم و ملزوم ہیں اگر زر کی مقدار میں تبدیلی آئے گی تو اس کے ساتھ ہی اس کی گردش بھی بدل جائے گی۔ زر کی گردش کو اس کی مقدار سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

3-زر کی مقدار اور قیمتوں کا تناسب صحیح نہیں (Proportional relationsship not necessary): اس نظریہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ زر کی مقدار کو دوگنا کر دیا جائے تو قیمتیں دوگنا ہو جاتی ہیں اور اگر زر کی مقدار کو نصف کر دیا جائے تو قیمتیں آدھی رہ جاتی ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اور اگر زر کی مقدار کو بڑھایا جائے تو اس سے قیمتیں ضرور بڑھتی ہیں لیکن اس نسبت سے نہیں جس نسبت سے کہ نظریہ میں فرض کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اگر زر کی مقدار کو کم کر دیا جائے تو قیمتیں کم ضرور ہوتی ہیں لیکن اس نسبت سے نہیں، جیسا کہ نظریہ میں بیان کیا گیا ہے کیونکہ قیمتوں پر زر کی مقدار کے علاوہ بھی کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

4-وسائل کا بہتر استعمال (Better use of Resources): یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ ضروری نہیں کہ زر کی مقدار میں اضافے سے قیمتوں میں اضافہ ہی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ملک کے تمام تر وسائل بہتر طور پر استعمال نہ ہو رہے ہوں اور زر کی مقدار میں اضافہ کر کے ان نیم استعمال شدہ ذرائع کو بہتر طور پر استعمال میں لایا جائے جس سے اشیاء و خدمات کی مقدار میں اضافہ ہو اور قیمتیں بجائے بڑھنے کے الٹا کم ہو جائیں۔

5-رفتار گردش کی اصطلاح درست نہیں (In-correct concept of V): پروفیسر مارشل نے لفظ گردش زر پر اعتراض کیا ہے۔ ان کے نزدیک اس کی بجائے طلب کا لفظ استعمال ہونا چاہیے۔

6- زر کی مقدار اور اشیاء کی قیمتوں کا بالواسطہ تعلق (Indirect relationship between M and P):

اس نظریہ میں زر کی مقدار اور اشیاء کی قیمتوں میں براہ راست تعلق بیان کیا گیا ہے حالانکہ عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا بلکہ زر کی مقدار بدلنے پر شرح سود تبدیلی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاری متاثر ہوتی ہے۔ سرمایہ کاری میں تبدیلی سے اشیاء کی رسد بدلتی ہے جس کی وجہ سے قیمتیں تبدیل ہوتی ہیں۔

7- متحرک حالات میں یہ نظریہ درست ثابت نہیں ہوتا (Not True Under Dynamic Circumstances):

پروفیسر کینز نے اس پر ایک اور اعتراض کیا ہے کہ یہ نظریہ ساکن حالات میں تو درست ہو سکتا ہے لیکن متحرک حالات میں درست ثابت نہیں ہو سکتا یعنی جبکہ معاشی حالات میں کوئی زیادہ تبدیلی رونما نہ ہو رہی ہو تو یہ نظریہ درست ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر ملک کے معاشی حالات تبدیل ہو رہے ہوں تو یہ نظریہ غلط ہو جاتا ہے۔

8- عالمی اقتصادی بحران (World-wide Depression):

سب سے بڑا اعتراض پروفیسر کراؤتھر نے کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر زر کی مقدار کو بڑھانے سے قیمتیں بڑھ سکتیں تو 1930ء کا عالمی معاشی بحران کبھی نہ آتا۔ یہ بحران محض قیمتوں کے گرنے کی وجہ سے آیا تھا کیونکہ قیمتیں اس قدر گر گئی تھیں کہ کارخانہ داروں کے مصارف پیدائش بھی پورے نہیں ہوتے تھے لہٰذا انہوں نے کارخانوں کو بند کر دیا جس سے پوری دنیا میں بیروزگاری پھیل گئی۔ صرف امریکہ میں 3 کروڑ افراد بیروزگار ہو گئے۔ پروفیسر کراؤتھر یہ کہتا ہے کہ اگر زر کی مقدار کو بڑھا کر قیمتیں بڑھائی جا سکتیں تو پھر دنیا میں بحران کیوں آیا کیوں نہ زر کی مقدار کو بڑھا کر قیمتوں کو بڑھا لیا گیا۔ وہ پھر خود ہی یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ قیمتیں اگر بڑھ رہی ہوں تو زر کی مقدار کو کم کر کے انہیں کم تو کیا جا سکتا ہے لیکن اگر قیمتیں گر رہی ہوں تو زر کی مقدار کو بڑھا کر انہیں بڑھایا نہیں جا سکتا۔

9- زر محض آلہ مبادلہ نہیں (Money: Not only Medium of Exchange):

فشر کا نظریہ زر کو محض آلہ مبادلہ کا درجہ دیتا ہے جو کہ صرف اشیاء کے لین دین کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن درحقیقت زر کی طلب اس کی اپنی حیثیت سے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ذخیرہ قدر کا کام بھی دیتا ہے اور لوگ اسے تخمینی مقاصد کے لئے بھی استعمال میں لانا چاہتے ہیں۔

زر کی قدر میں تبدیلی لانے والے عوامل
(Factors responsible in the change of value of Money)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا زر کی قدر میں تبدیلی صرف زر کی مقدار سے ہی ہوتی ہے یا اس کے علاوہ اور بھی عوامل ہوتے ہیں جو زر کی قدر میں تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان عوامل کا جائزہ لیتے ہیں جو زر کی قدر میں تغیرات کا سبب بنتے ہیں۔

1- زر کی مقدار (Quantity of Money):

زر کی مقدار جس قدر زیادہ ہو گی زر کی قدر اسی نسبت سے کم ہوتی جائے گی۔ اس کے برعکس زر کی مقدار میں جتنی کمی آئے گی زر کی قدر اسی نسبت سے بڑھ جائے گی۔

2- اشیاء و خدمات کی مقدار (Quantity of Goods and Services):

ملک میں اشیاء کی پیداوار جس قدر زیادہ ہو گی قیمتیں اتنی کم ہوں گی اور زر کی قدر میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے برعکس اگر اشیاء کی پیداوار کم ہو گی تو ان کی قیمتوں میں اضافہ ہو گا اور زر کی قدر میں کمی آ جائے گی۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

3-زر کی رفتار گردش (Velocity of Circulation of Money): زر کی رفتار گردش بھی زر کی قدر میں تبدیلی لانے کا سبب بنتی ہے۔ زر کی گردش کی رفتار سے مراد یہ ہے کہ ایک نوٹ سال میں کتنی دفعہ ہاتھ تبدیل کرتا ہے کیونکہ زر کی کل رسد کا انحصار زر کی مقدار ضرب (×) زر کی رفتار گردش پر ہوتا ہے۔ اگر زر کی رفتار گردش بڑھ جائے گی تو اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا اور زر کی قدر کم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر زر کی رفتار گردش کم ہو جائے تو قیمتیں بھی کم ہو جائیں گی اور زر کی قدر میں اضافہ ہو جائے گا۔

4-آبادی کا دباؤ (Population Pressure): اگر ملک میں آبادی تیزی سے بڑھے گی تو اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوگا جس کی وجہ سے ان کی قیمتیں بڑھیں گی اور زر کی قدر کم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر آبادی میں کمی کا رجحان ہوگا تو اشیاء کی طلب بھی کم ہو جائے گی اور قیمتوں میں کمی کی وجہ سے زر کی قدر بڑھ جائے گی۔

5-ضروریات زندگی کی طلب میں تبدیلی (Change in the Demand for Ncessities):

اگر کسی وجہ سے ناگہانی طور پر ضروریات زندگی کی طلب میں اضافہ ہو جائے تو اس سے ان کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس طرح زر کی قدر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

6- بجٹ کی نوعیت (Nature of Budget): اگر حکومت کی سال بھر کی آمدنی خرچ کے مقابلہ میں کم ہو تو حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یا تو نئے ٹیکس لگاتی ہے یا پھر نئے نوٹ چھاپ کر اس کمی کو پورا کرتی ہے جس کی وجہ سے ملک میں اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور زر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر حکومت کی آمدنی خرچ سے زیادہ ہو تو اس صورت میں حکومت ٹیکسوں میں کمی کر دیتی ہے جس کی وجہ سے قیمتوں میں کمی آ جاتی ہے اور زر کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

7-بیرونی تجارت (Foreign Trade): اگر کسی ملک کی برآمدات کم ہوں اور درآمدات زیادہ ہوں تو اس کی نسبت درآمد و برآمد غیر موافق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے حکومت کو درآمدات میں کمی کرنے کیلئے ان پر بھاری محصول عائد کرنے پڑتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر درآمدات کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ درآمدات کی قیمتوں میں اضافہ سے صنعتی خام مال مہنگا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے برآمدی اشیاء بھی مہنگی ہو جاتی ہیں اور اس طرح سے زر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

1- درج ذیل میں سے کسے زر کی رسد میں شامل نہیں کیا جاتا۔ (ساہیوال 2017، ڈی جی خان 2018)

(ا) نوٹ (ب) طلبی امانتیں (ج) سونا چاندی (د) معیادی امانتیں

2- چیک کس قسم کے زر کی مثال پیش کرتا ہے۔

(ا) قانونی زر (ب) اعتباری زر (ج) کاغذی زر (د) قریبی زر

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

-3 کون سے زر کی ظاہری مالیت اس کی حقیقی قدر و قیمت سے زیادہ ہوتی ہے۔(ملتان بورڈ 2016)
(ا) معیاری زر (ب) وضعی زر ✓ (ج) اعتباری زر (د) سونے کے سکے

-4 سخت کرنسی (Hard Currency) کون سی ہوتی ہے۔
(ا) جس کی قدر میں زیادہ کمی بیشی نہ ہو۔ ✓ (ب) جو بین الاقوامی ادائیگیوں کے لئے استعمال نہ ہو سکے۔
(ج) جو دھاتی سکوں کی شکل میں ہو۔ (د) جس کی رسد کم ہو۔

-5 بارٹر سسٹم میں کیا مشکل تھی۔(ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) اشیاء کی فراوانی (ب) اشیاء کی دوطرفہ عدم مطابقت ✓ (ج) زبان کا فرق (د) پیشوں میں فرق

-6 کس قسم کے زر میں فوری سیال پذیری کی خوبی نہیں پائی جاتی۔
(ا) دھاتی زر (ب) کاغذی زر (ج) قانونی زر ✓ (د) قریبی زر

-7 سرکاری کفالتیں کس قسم کا زر ہیں۔
(ا) غیر بدل پذیر زر (ب) کاغذی زر (ج) قریبی زر ✓ (د) محدود زر قانونی

-8 زر کی معاملاتی طلب Mtd یا L1 کا انحصار کس پر ہوتا ہے۔(ڈی جی خان 2016)
(ا) شرح سود (ب) کاروباری حالات (ج) سٹاک ایکسچینج (د) آمدنی ✓

-9 زر کی تخمینی طلب Msd یا LS کس کا تفاعل بنتی ہے۔(ملتان بورڈ 2017، ساہیوال 2018)
(ا) سرمایہ کاری (ب) شرح سود ✓ (ج) آمدنی (د) صرفی خرچ

-10 تخمینی مقاصد کے لئے زر کی طلب کیونکر کی جاتی ہے۔
(ا) گھریلو ضروریات کو پورا کیا جا سکے (ب) غیر یقینی حالات کا سامنا کیا جا سکے
(ج) مستقبل میں سود کی بلند شرح سے فائدہ اٹھایا جا سکے ✓ (د) اپنے آپ کو امیر ظاہر کیا جائے

-11 کس کے خیال میں شرح سود کے لحاظ سے زر کی رسد غیر لچک دار ہوتی ہے۔
(ا) کینز ✓ (ب) فریڈمین (ج) سیموئل سن (د) جیمز ٹوبن

-12 تفریط زر کے حالات میں زیادہ مفید ہوتا ہے۔
(ا) فاضل بجٹ (ب) خسارے کا بجٹ ✓ (ج) متوازن بجٹ (د) حاصل بجٹ

-13 زر کی دریافت سے کن مشکلات پر قابو پا لیا گیا۔(ملتان بورڈ 2016، ڈی جی خان 2018)
(ا) بین الاقوامی ادائیگیاں (ب) افراط زر (ج) بارٹر سسٹم ✓ (د) شرح سود

-14 پاکستانی سو روپے کا نوٹ کس قسم کا زر ہے۔
(ا) بدل پذیر زر کاغذی ✓ (ب) غیر بدل پذیر زر کاغذی (ج) قریبی زر (د) اعتباری زر

-15 $V=\frac{PT}{M}$ رفتار گردش سے متعلق یہ مساوات کس نے پیش کی۔
(ا) کراؤتھر (ب) فشر ✓ (ج) ملٹن فریڈمین (د) کلارک

-16 کس چیک کے بائیں جانب اُوپر والے کونے پر دو متوازی لکیریں کھینچی جاتی ہیں۔
(ا) حامل چیک (ب) سفری چیک (ج) حکمی (Order) چیک (د) نشان زدہ یا کراس چیک ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

17- زرِ اعتبار کی زیادہ مقدار میں دستیابی سے کونسا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔
(ا) افراطِ زر ✓ (ب) تفریطِ زر (ج) تخفیفِ قدرِ زر (د) استکبارِ قدرِ زر

18- $Vy=\frac{NNP}{M}$ سے مراد ہے۔
(ا) آمدنی رفتارِ گردش ✓ (ب) معاملاتی رفتارِ گردش (ج) قطعی رفتارِ گردش (د) سست رفتارِ گردش

19- نظریہ مقدارِ زر کو فارمولے کی شکل میں کس نے پیش کیا۔ (ڈی جی خان 2016)
(ا) پروفیسر ٹاؤسگ (ب) الفریڈ مارشل (ج) پروفیسر اروِنگ فشر ✓ (د) مالتھس

20- کس کے مطابق زر کی طلب کے چار محرکات ہیں۔
(ا) پروفیسر رابنز (ب) لارڈ کینز ✓ (ج) پیگو (د) ہکس

21- قیمتوں میں اضافہ سے کون سا طبقہ فائدہ اُٹھاتا ہے۔
(ا) مزدور (ب) صارفین (ج) صنعتکار ✓ (د) پنشن لینے والے افراد

22- بڑھتی ہوئی قیمتیں سرمایہ کاری کے حجم کو کیسے متاثر کرتی ہیں۔
(ا) سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے۔ ✓ (ب) سرمایہ کاری کا حجم سکڑ جاتا ہے۔ (ج) سرمایہ کاری پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

23- پاکستان جیسی معیشت میں زر کی قدر میں تبدیلی کا کون سا رُخ زیادہ مفید ہے۔
(ا) زر کی قدر میں اضافہ (ب) زر کی قدر میں بہت زیادہ کمی
(ج) زر کی قدر میں مناسب حد تک کمی ✓ (د) زر کی ساکن قدر

24- درج ذیل میں کون سا نظریہ مقدارِ زر کا مفروضہ نہیں ہے۔
(ا) قانونی زر کی رفتارِ گردش نہ بدلے (ب) اشیاء و خدمات کی مقدار تبدیل نہ ہو
(ج) زر کی مقدار نہ بدلے ✓ (د) دفینوں کی مقدار نہ بدلے

25- پروفیسر اروِنگ فشر نے نظریہ مقدارِ زر کب پیش کیا۔ (ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) 1897ء (ب) 1911ء ✓ (ج) 1914ء (د) 1779ء

26- زر کی معاملاتی طلب (Mtd) کا تعلق کس سے ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2014)
(ا) آمدنی ✓ (ب) شرحِ سود (ج) سرمایہ کاری (د) بچت

27- ان میں سے کوئی ایک اعتباری زر میں شامل ہے۔
(ا) کاغذی نوٹ (ب) معیاری زر (ج) کریڈٹ کارڈ ✓ (د) قانونی زر

28- زر کی مقدار کا زر کی قدر سے تعلق ہے
(ا) براہِ راست (ب) بالواسطہ (ج) معکوس ✓ (د) کوئی تعلق نہیں ہے

29- مقدارِ زر اور زر کی قدر میں تعلق ہے: (ملتان بورڈ 2014-15-18)
(ا) براہِ راست (ب) معکوس ✓ (ج) کوئی تعلق نہیں (د) براہِ راست اور معکوس دونوں

30- روزمرہ ضرورت زر اور شرحِ سود کا تعلق:
(ا) کوئی نہیں ✓ (ب) معکوس (ج) براہِ راست (د) کوئی نہیں اور معکوس دونوں

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

31- تفریط زر کا برا اثر پڑتا ہے:
(ا) معینہ آمدنی گروپ (ب) سرمایہ کار ✓ (ج) کسان (د) خریدار

32- اعتباری زر کی قسم ہے:
(ا) کاغذی زر (ب) معیاری زر (ج) کریڈٹ کارڈ ✓ (د) قانونی زر

33- بازار زر کا ناظم ہے:
(ا) تجارتی بنک (ب) صنعتی بنک (ج) بچت کے بنک (د) مرکزی بنک ✓

34- زر کی قدر سے کیا مراد ہے؟
(ا) زر کی گردش (ب) زر کی طلب (ج) زر کی رسد (د) زر کی قوت تبادلہ ✓

35- نظریہ مقدار زر نے پیش کیا:
(ا) ٹازگ ✓ (ب) ریکارڈو (ج) کینز (د) آدم سمتھ

36- محدود قانونی زر ہے:
(ا) انعامی بانڈ (ب) چیک (ج) دو روپے کا سکہ ✓ (د) کریڈٹ کارڈ

37- کس نے زر کی سیالیت کو ترجیح دینے کے تین محرک پیش کیے: (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) ایڈم سمتھ (ب) الفرڈ مارشل (ج) رابنز (د) کینز ✓

38- چیک بینکوں میں جمع کروانے والوں کے ہوتے ہیں:
(ا) اثاثے (ب) حکم نامے ✓ (ج) اکاؤنٹ (د) معاہدے

39- چیک ہے:
(ا) قانونی زر (ب) کاغذی زر (ج) اعتباری زر ✓ (د) قرضی زر

40- جب اشیاء کا تبادلہ اشیاء سے کیا جائے تو اسے کہا جاتا ہے:
(ا) عالمی نظام زر (ب) کاغذی نظام زر (ج) بارٹر سسٹم ✓ (د) دھاتی نظام زر

41- کس نے کہا "زر سے مراد وہ شے ہے جو بطور زر اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے"؟ (ملتان بورڈ 2014)
(ا) مورگن (ب) کراؤتھر (ج) کینز (د) واکر ✓

42- زر کے بغیر اشیاء کے لین دین کو کہا جاتا ہے۔
(ا) بارٹر کا نظام ✓ (ب) کرنسی کا نظام (ج) بلیک مارکیٹ (د) آزاد تجارتی

43- پانچ روپے کا سکہ ہے۔
(ا) معیاری زر (ب) علامتی زر ✓ (ج) اعتباری زر (د) بدل پذیر زر

44- بدل پذیر زر ہے۔
(ا) جو شے خرید سکتا ہے (ب) حکومت بدلے میں سونا دے سکتی ہے ✓
(ج) بانڈ (د) غیر قانونی

45- نظریہ مقدار زر کو مساوات کی شکل میں کس معیشت دان نے پیش کیا؟
(ا) پروفیسر ٹازگ (ب) پروفیسر مارشل (ج) پروفیسر کراؤتھر (د) پروفیسر فشر ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

46- زرِ اعتبار کی تخلیق کرتا ہے۔(ساہیوال بورڈ 2016، ڈی جی خان 16-2017)
(ا) مرکزی بنک (ب) حکومت (ج) تجارتی بنک ✓ (د) بچت بنک

47- بدل پذیر کاغذی زر جاری کرتا ہے۔(ڈی جی خان 2019)
(ا) تجارتی بنک (ب) زرعی بنک (ج) مرکزی بنک ✓ (د) صنعتی بنک

48- جب زر کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے تو زر کی قدر۔۔۔۔۔ جان رکھتی ہے۔(ملتان بورڈ 2014)
(ا) چڑھنے کا (ب) گرنے کا ✓ (ج) یکساں رہنے کا (د) لامحدود

49- کاغذی زر کی اقسام ہیں۔(ملتان بورڈ 2014)
(ا) 1 (ب) 2 ✓ (ج) 3 (د) 4

50- ایسا زر جس کی ظاہری مالیت اور حقیقی مالیت دونوں برابر ہوں کہلاتا ہے۔(ملتان بورڈ 2015، ساہیوال بورڈ 2018)
(ا) علامتی زر (ب) معیاری زر ✓ (ج) اعتباری زر (د) کاغذی زر

51- زر کی قدر میں کمی سے نقصان میں ہوتا ہے۔(ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) تاجر (ب) تنخواہ دار ✓ (ج) صنعت کار (د) کاشتکار

52- ایک زر کے فرائض میں سے نہیں (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) آلہ مبادلہ (ب) مشترک پیمانہ قدر (ج) انتقال پذیری (د) شرح سود کا تعین ✓

53- سال پذیری کی ترجیح کا نظریہ پیش کیا تھا۔(ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) ایڈم سمتھ نے (ب) فریڈمین (ج) کارل مارکس نے (د) لارڈ کینز نے ✓

54- اعتباری زر جاری کرتا ہے۔
(ا) سینٹرل بورڈ آف ریونیو (ب) مرکزی بنک ✓ (ج) تجارتی بنک (د) بچت بنک

55- اشیاء کے بدلے اشیاء کے لین دین کو کہا جاتا ہے۔(ملتان بورڈ 2015)
(ا) براہ راست تبادلہ کا نظام ✓ (ب) زرعی نظام (ج) آلہ مبادلہ (د) قدر کا نظام

56- کاغذی زر کے زیادہ اجرا سے خطرہ ہوتا ہے۔(ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) تفریط زر کا (ب) افراط زر و تفریط زر کا (ج) افراط زر کا ✓ (د) ضائع ہونے کا

57- زر کی قوت خرید کو کہا جاتا ہے۔(ملتان بورڈ 17-2015)
(ا) مقدار زر (ب) قدر زر ✓ (ج) آلہ زر (د) اعتبار زر

58- ایسا چیک جسے کوئی بھی کیش کرا سکتا ہے۔(ملتان بورڈ 2016)
(ا) حاملِ چیک ✓ (ب) حکمی چیک (ج) نشان زدہ چیک (د) سفری چیک

59- اروِنگ فشر کی مساوات ہے۔(ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) MV = PT ✓ (ب) $MV = \frac{P}{T}$ (ج) MP = TV (د) MT = PV

60- کونسا بنک اعتباری زر کی تخلیق کرتا ہے۔
(ا) مرکزی بنک (ب) بچت بنک (ج) تعاونی بنک (د) تجارتی بنک ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

61- ایسا زر جس کی ظاہری قدر اس کی باطنی قدر سے زیادہ ہو، کہلاتا ہے۔
(ا) معیاری دھاتی زر (ب) کاغذی زر (ج) علامتی زر ✓ (د) قریبی زر

62- نظریہ مقدار زر کی رُو سے اگر مقدار زر کو دُگنا کر دیا جائے تو زر کی قدر رہ جاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2017)
(ا) زیادہ (ب) کم (ج) برابر (د) نصف ✓

63- زر کی تخمینی طلب تفاعل ہے۔ (ملتان بورڈ 2017)
(ا) آمدنی کا (ب) قیمت کا (ج) شرح سود کا ✓ (د) سرمایہ کاری کا

64- پاکستان میں غیر پذیر کاغذی زر جاری کرتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2017)
(ا) سٹیٹ بنک (ب) حکومت ✓ (ج) تجارتی بنک (د) زرعی ترقیاتی بنک

65- اعتباری زر کو کنٹرول کرتا ہے۔
(ا) مرکزی بنک ✓ (ب) حکومت (ج) تجارتی بنک (د) زر کی منڈی

66- مساوات مبادلہ MV = PT پیش کی (ملتان بورڈ 2018)
(ا) فشر نے ✓ (ب) کراؤتھر نے (ج) کینز نے (د) رابنز نے

67- چیک زر کی کونسی قسم ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2019)
(ا) قانونی زر (ب) اعتباری زر ✓ (ج) علامتی زر (د) کاغذی زر

68- کس نے زر کی سب سے مناسب تعریف کی ہے؟ (ڈی جی خان 2019)
(ا) کراؤتھر نے ✓ (ب) ہاٹسن نے (ج) جنسن نے (د) ہیبرز نے

69- وہ دستاویز جو خریدار فروخت کار کو لکھ کر دیتا ہے کہلاتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2017، لاہور بورڈ 2019)
(ا) چیک (ب) ڈرافٹ (ج) نشان زدہ چیک (د) ہنڈی ✓

70- کونسا زر کا فریضہ نہیں ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2016)
(ا) پیمانہ قدر (ب) آلہ مبادلہ (ج) ذخیرہ قدر (د) قیمت کا تعین ✓

Descriptive Part انشائیہ

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: بارٹر سسٹم سے کیا مراد ہے؟ تین سطور میں وضاحت کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2014، ملتان بورڈ 2018)

جواب: اشیاء کے بدلے اشیاء کے براہ راست تبادلہ کو بارٹر سسٹم کہتے ہیں۔ زر کے دریافت ہونے سے قبل ایک شخص اپنی پیدا کردہ شے کسی دوسرے شخص کو دے کر اس سے اپنی ضرورت کی چیز حاصل کر لیتا تھا۔ مثلاً گندم کے عوض کپڑا وغیرہ۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال2: زر کی تعریف بیان کریں۔(ساہیوال بورڈ18-17-16-2014،ملتان بورڈ2019)

جواب: ہر وہ چیز جسے آلہ مبادلہ کی حیثیت سے قبولیت عامہ حاصل ہو اور وہ پیمائش قدر اور ذخیرہ قدر کا بھی کام دے۔ زر کہلاتی ہے۔

سوال3: زر کے چار اہم فرائض بتائیں۔(ملتان بورڈ2015،ڈی جی خان2016،ساہیوال بورڈ2019)

جواب: 1- زر آلہ مبادلہ کا کام دیتا ہے۔ 2- مشترک معیار قدر کا کام کرتا ہے۔
3- ذخیرہ قدر کے کام آتا ہے۔ 4- آئندہ ادائیگیوں کے معیار کے طور پر کام کرتا ہے۔

سوال4: عمدہ زر کے چار اوصاف لکھیں۔(ملتان بورڈ18-2016)

جواب: 1- قبولیت عامہ 2- پائیداری 3- انتقال پذیری 4- تشکیل پذیری

سوال5: تین سطور میں زر کی رسد کا مفہوم بیان کریں۔(ساہیوال بورڈ18-2014،ملتان بورڈ2018،ڈی جی خان2016)

جواب: زر کی رسد سے مراد زر کی وہ مقدار ہوتی ہے جو کسی ملک کے لوگوں کے پاس دھاتی سکوں کی صورت میں یا کاغذی نوٹوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اعتباری زر کے آلات بھی بطور زر گردش میں رہتے ہیں۔

سوال6: زر کی رسد کے چار اہم ذرائع بتائیں۔(ساہیوال بورڈ2014،ساہیوال بورڈ2017)

جواب: 1- انفرادی کاروباری اور سرکاری بچتیں۔ 2- بنک کریڈٹ
3- سرکاری کفالتیں 4- سٹاک ایکسچینج

سوال7: زر کی نقدیت کی اہم وجوہات بتائیں۔(ساہیوال بورڈ2014،ملتان بورڈ2016)

جواب: 1- گھریلو مقاصد کے لئے 2- کاروباری ضروریات کے لئے
3- محرک پیش بندی (ناگہانی حالات کے لئے) 4- تخمین یا سٹہ بازی کے لئے

سوال8: زر کی معاملاتی طلب سے کیا مراد ہے؟(ملتان بورڈ2018)

جواب: گھریلو مقاصد، کاروباری ضروریات اور ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے زر نقد کی جتنی مقدار لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں اسے زر کی معاملاتی طلب

"Transaction demand for Money" کا نام دیا جاتا ہے: اس کا انحصار آمدنی (y) پر ہوتا ہے اور ان دونوں میں تکثیری رشتہ پایا جاتا ہے۔ یعنی Lt = f(y).

سوال9: زر کی اہم اقسام بتائیں۔(ساہیوال بورڈ2018)

جواب: 1- دھاتی زر (الف) معیاری زر (ب) علامتی یا وضعی زر
2- زر کاغذی (الف) بدل پذیر (ب) غیر بدل پذیر
3- قریبی زر

سوال10: علامتی یا وضعی زر سے کیا مراد ہے؟(ساہیوال بورڈ19-17-15-2014،ڈی جی خان2017،ملتان بورڈ19-2017)

جواب: اس سے مراد ایسا سکہ ہے۔ جس کی ظاہری قدر و قیمت اس کی حقیقی مالیت سے زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً پاکستانی ایک روپے یا دو روپے کا سکہ۔

سوال11: محدود زر قانونی کی تین سطور میں وضاحت کریں۔(ملتان بورڈ2018)

جواب: اس سے مراد ایسا زر قانونی ہے۔ جس کی حیثیت ویسے تو قانونی ہو لیکن لین دین کے سلسلے میں کسی شخص کو ایک حد سے

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

زیادہ قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں 25 پیسہ تک کا سکہ محدود زر قانونی رہا ہے۔

سوال 12: زر کاغذی کے چار اہم فوائد بتائیں۔ (ملتان بورڈ 2014-17)

جواب: 1- دھات کی بچت 2- سکہ سازی کی بچت 3- آسان منتقلی 4- مطلوبہ مقدار میں فراہمی

سوال 13: زر کاغذی کی چار خامیاں لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: 1- زر کی قدر میں عدم استحکام 2- افراط زر کا خطرہ 3- ضائع ہونے کا خطرہ 4- غیر ملکی ادائیگیوں میں دشواری

سوال 14: اعتباری زر کا مفہوم تین سطور میں بتائیں۔ (ملتان بورڈ 2014-17، لاہور بورڈ 2017)

جواب: اس سے مراد ایسا زر ہے جو کہ اعتبار یا بھروسہ کی بنا پر گردش کرتا ہے۔ اعتباری زر کا اطلاق ایسے لین دین پر ہوتا ہے۔ جس میں نقد ادائیگی کی بجائے مستقبل میں رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اعتبار زبانی بھی ہوتا ہے اور تحریری بھی۔

سوال 15: اعتباری زر کے اہم آلات بتائیں۔ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: 1- کتابی حساب 2- پرامیسری نوٹ یا پرونوٹ 3- چیک 4- بنک ڈرافٹ
5- ہنڈی 6- کفالتیں یا بانڈز

سوال 16: تین سطور میں بدل پذیر زر کاغذی کی وضاحت کریں۔ (ملتان بورڈ 2015-18)

جواب: اس سے مراد ایسے کرنسی نوٹ ہیں جن کو مطالبے کی صورت میں چاندی، سونے یا زر مبادلہ کی شکل میں تبدیل کیا جا سکے۔ ایسے نوٹوں کے عوض مرکزی بنک اپنے اصول کے مطابق سونا، چاندی یا مستند زر مبادلہ زر محفوظ کے طور پر اپنے پاس رکھتا ہے۔ مثلاً پاکستان کے تمام کرنسی نوٹ۔

سوال 17: قرضی زر کسے کہتے ہیں؟ تین سطور میں وضاحت کریں۔ (ملتان بورڈ 2016-17)

جواب: ایسا زر در حقیقت زر نقد کی طرح تو گردش نہیں کرتا، لیکن ضرورت پڑنے پر اسے فوری طور پر زر نقد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سرکاری کفالتیں، سیونگ سرٹیفکیٹ، انعامی بانڈز، حصص، معیادی امانتیں وغیرہ۔

سوال 18: حسابی زر کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی ملک میں قدر کی بنیادی اکائی کو حسابی زر کہا جاتا ہے۔ مثلاً پاکستانی روپیہ، سعودی ریال، امریکی ڈالر، جاپانی ین وغیرہ۔

سوال 19: ہنڈی کی مدت اور اقسام بتائیں۔

جواب: عام طور پر ہنڈی کی مدت 90 دن ہوتی ہے اور اس کی اقسام چار ہیں۔

(الف) درشنی ہنڈی (ب) مدتی ہنڈی (ج) دیشی یا ملکی ہنڈی (د) بدیشی یا غیر ملکی ہنڈی

سوال 20: شرح سود زر کی طلب پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: زر کی تخمینی طلب "Speculative demand for money" کا انحصار شرح سود پر ہوتا ہے اور ان دونوں میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے، یعنی شرح سود گرنے سے زر کی تخمینی طلب بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ شرح سود میں اضافہ سے اس میں کمی آ جاتی ہے۔ یعنی $LS = f(r)$

سوال 21: بارٹر سسٹم کی چار اہم مشکلات بیان کریں۔ (ملتان بورڈ 2015، ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: 1- اشیائے ضرورت کی دوطرفہ عدم مطابقت۔ 2- مشترک معیار قدر کا فقدان۔
3- ذخیرۂ قدر میں دقت۔ 4- اُدھار لین دین میں دقت۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوسوال22: زر قانونی کی اقسام بتائیں۔

جواب: -1 محدود زر قانونی: ایسا زر لین دینے کے لئے ایک خاص حد تک قابل قبول ہوتا ہے۔ ان میں زر کی بہت چھوٹی اکائیاں شامل ہوتی ہیں۔

-2 لامحدود زر قانونی: ایسا زر لامحدود حد تک لین دین میں استعمال ہوسکتا ہے۔ پاکستان میں پچاس پیسے کے سکہ سے لے کر زائد مالیت کے تمام سکے اور نوٹ اس میں شامل ہیں۔

سوال23: زر کے ارتقاء کی منازل بتائیں۔

جواب: پروفیسر کراؤتھر کے مطابق اس کی تین منازل ہیں۔

-1 براہ راست تبادلہ سے دھاتی زر تک۔ -2 دھاتی زر سے کاغذی زر تک۔

-3 کاغذی زر سے اعتباری زر کے آلات تک۔

سوال24: حامل چیک اور نشان زدہ (کراس) چیک میں فرق بتائیں۔

جواب: عام چیک جس کے ذریعے بنک سے رقوم نکلوائی جاتی ہیں اُسے "حامل چیک" کہا جاتا ہے۔ جبکہ نشان زدہ چیک کے بائیں کونے پر دو متوازی لکیریں ڈال کر ان کے اندر (Payee's Account only) یا لفظ (∝Co) لکھ دیا جاتا ہے جو کہ متعلقہ شخص کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس کی نقد ادائیگی نہیں کی جاتی۔

سوال25: تین سطور میں زر کی قدر کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: زر کی قدر سے مراد زر کی قوت خرید ہے۔ یعنی زر کی ایک اکائی کے بدلے اشیاء و خدمات کی جتنی مقدار حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً ایک روپے کے بدلے ایک کیلا وغیرہ۔ اشیاء کی قیمتوں اور زر کی قوت خرید میں معکوس تعلق پایا جاتا ہے۔

سوال26: زر کی معاملاتی رفتار گردش سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: زر کی معاملاتی رفتار گردش سے مراد ہے کہ سال بھر میں زر کی مدد سے اشیاء و خدمات کی کل کتنی مقدار خریدی اور فروخت کی جاتی ہے یا سال بھر میں ایک کرنسی نوٹ اشیاء کے لین دین کے سلسلے میں کتنے لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کرتا ہے۔

سوال27: زر کی آمدنی رفتار گردش کی وضاحت کریں۔

جواب: زر کی آمدنی رفتار گردش سے مراد ہے کہ زر کی کل مقدار قومی آمدنی میں کس قدر اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ جس کا فارمولا یہ ہے۔ $Vy = \frac{NNP}{M}$

سوال28: پروفیسر ٹازگ کے مطابق نظریہ مقدار زر کی تعریف کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2018، ڈی جی خان 2018، لاہور بورڈ 2017)

جواب: "اگر زر کی مقدار کو دوگنا کر دیا جائے تو اشیاء کی قیمتیں پہلے سے دوگنا ہو جاتی ہیں اور زر کی قدر نصف رہ جاتی ہے۔ بشرطیکہ دیگر امور بدستور رہیں اور اگر مقدار زر کو نصف کر دیا جائے تو اشیاء کی قیمتیں نصف ہو جاتی ہیں اور زر کی قدر دوگنا ہو جاتی ہے۔"

سوال29: نظریہ مقدار زر کی چار کمزوریاں بتائیں۔

جواب: -1 مفروضات درست نہیں

-2 زر کی مقدار اور قیمتوں کا تناسب صحیح نہیں

-3 زر کی مقدار اور اشیاء کی قیمتوں کے مابین بالواسطہ تعلق ہوتا ہے۔

4- متحرک حالات میں نظریہ درست ثابت نہیں ہوتا۔

سوال30: کاشت کار پر زر کی قدر میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب: کاشت کار چونکہ زرعی اجناس پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا قیمتوں میں اضافہ اس کی آمدنی میں اضافے کا سبب بنے گا۔ جس سے اس کا معیار زندگی بلند ہوگا' جو کہ اس کے لئے بہتر ہے۔ جبکہ قیمتوں میں کمی سے کاشت کار کی آمدنی کم ہو جائے گا۔

سوال31: نظریہ مقدار زر کے چار اہم مفروضات لکھیں۔

جواب: 1- قانونی (M) اور اعتباری زر (M') کی رفتار گردش نہ بدلے۔

2- اشیاء اور خدمات کی مقدار (T) تبدیل نہ ہو۔

3- براہ راست تبادلہ کا معیار نہ بدلے۔

4- دفینوں کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔

سوال32: زر کی طلب اور رسد کا نظریہ بیان کریں۔

جواب: جدید ماہرین کے مطابق زر کی قدر کا تعین زر کی رسد اور طلب کے باہمی توازن سے ہوتا ہے۔ زر کی طلب کے محرکات میں معاملاتی طلب (Mtd) آمدنی کا تحشیری تفاعل ہوتی ہے۔ (گھریلو ضروریات ' کاروباری ضروریات' ناگہانی ضروریات) جبکہ زر کی تخمینی طلب (Msd) شرح سود کا تقلیبی تفاعل بنتی ہے۔ جبکہ زر کی رسد قلیل عرصہ میں معین رہتی ہے۔ زر کی طلب بڑھ جانے سے قیمتیں گر جاتی ہیں اور زر کی قدر بڑھ جاتی ہے جبکہ زر کی رسد بڑھ جانے سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور زر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔

سوال33: بازار سرمایہ کی تعریف کریں؟

جواب: بازار سرمایہ سے مراد ایسا بازار ہے جس میں طویل المیعاد قرضے جاری کئے جاتے ہیں اور اس میں کمپنیوں کے حصص اور تمسکات کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

سوال34: پروفیسر جے۔ ایم کینز کی زر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: پروفیسر جے ایم کینز کے مطابق زر وہ شے ہے جس کے ذریعے ادھار کے معاہدوں اور قیمت کے معاہدوں کی ادائیگیاں کی جاتی ہیں اور جس کی شکل میں عام قوت خرید کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

سوال35: زر کی طلب سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 19-2014-15، ڈی جی خان 2019، لاہور بورڈ 2019)

جواب: عام اصطلاح میں زر کی طلب سے مراد وہ مقدار ہے جو افراد اور کاروباری ادارے اپنی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نقدی کی صورت میں اپنے پاس رکھتے ہیں۔

سوال36: افراط زر سے کیا مراد ہے؟

جواب: افراد زر سے مراد ایسی صورت حال ہے جس میں اشیاء اور خدمات کی مجموعی طلب ان کی رسد کے مقابلہ میں زیادہ ہو جاتی ہے جس سے قیمتوں کا رجحان مسلسل چڑھنے کی طرف رہتا ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ زر کی رسد میں اضافہ تو ہو لیکن اشیاء خدمات کی مقدار نہ بڑھے تو معیشت افراط زر کا شکار ہو جاتی ہے۔ مختصراً ایسی صورتحال جس میں زر کی بہت زیادہ مقدار بہت تھوڑی اشیاء کا تعاقب کرے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال37: غیر بدل پذیر کاغذی زر کی تعریف کیجئے؟ (ملتان بورڈ 2017، لاہور بورڈ 2017)

جواب: غیر بدل پذیر کاغذی زر سے مراد ایسے نوٹ ہیں جنہیں حکومت یا حکومت کا مرکزی بنک جاری کرتا ہے۔ لیکن اس کے عوض مطالبہ کرنے پر ان کو سونے، چاندی یا منظور شدہ زر مبادلہ دینے کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا لیکن اشیاء کے لین دین میں سب لوگ اسے قبول کرنے کے قانونا پابند ہوتے ہیں۔

سوال38: درشنی ہنڈی کی تعریف کیجئے؟

جواب: درشنی ہنڈی ایک ایسی دستاویز ہے جسے دیکھتے ہیں خریدار کو رقم ادا کرنا پڑتی ہے یہ ہنڈی عام طور پر کاروباری لین دین میں استعمال ہوتی ہے اس کے تحت ایک فروخت کار ایک شہر سے دوسرے شہر اپنے بنک کی شاخ کو بھیج کر خریدار بنک میں جا کر ہنڈی کا درشن کرتا ہے اور اس پر لکھی رقم بنک کو ادا کر کے رسید حاصل کر لیتا ہے اور پھر بنک اپنے سروس چارجز کاٹ کر وہ رقم فروخت کار کو بھیج دیتا ہے۔

سوال39: زری استحکام سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرکزی بنک کا اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ یا کمی اور ملکی اور غیر ملکی سطح پر زر کی قدر میں اندرونی و بیرونی تبدیلی پر کنٹرول کرنا زری استحکام کہلاتا ہے۔ جو کہ ایک ملک کی معاشی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔

سوال40: زر کی منڈی سے کیا مراد ہے؟

جواب: زر کی وہ منڈی جہاں مُلک کے مالی ادارے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد قرضے مہیا کرتے ہیں۔ اسے بازار زر بھی کہا جاتا ہے۔

سوال41: زر کی ارتقاء کی منازل تحریر کیجئے؟

جواب: (i) اشیاء اجناس بطور زر استعمال ہوتے رہے۔ (اشیائی زر)

(ii) دھات اور دھاتی سکوں کو بطور زر استعمال کیا جانے لگا۔ (دھاتی زر)

(iii) دھات میں کمی کے سبب کاغذی زر کا استعمال ہونے لگا۔ (کاغذی زر)

(iv) دور جدید میں زر اعتبار یعنی ڈرافٹ، چیک وغیرہ بطور زر استعمال ہو رہے ہیں۔ (اعتباری زر)

سوال42: دھاتی زر سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: مختلف دھاتوں مثلاً سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ سے بنائے گئے سکوں کو دھاتی زر کہا جاتا ہے۔ حکومت انہیں ٹکسال کی معرفت جاری کرتا ہے۔ مثلاً 1 روپیہ 2 روپے اور 5 روپے کا سکہ وغیرہ۔

سوال43: زر کی گردش کی تعریف کریں؟

جواب: کاروباری لین دین کے سلسلہ میں سال بھر زر کا گردش کرنا یا اشیاء کے لین دین میں زر کا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف منتقل ہونے کا عمل معاشی اصطلاح میں زر کی گردش کہلاتا ہے۔

سوال44: کاغذی زر کی تعریف لکھیں؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: کاغذی زر سے مراد وہ نوٹ ہیں جو حکومت یا ملک کے مرکزی بنک کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں۔ جیسے پاکستان میں دس، پچاس، سو، پانچ سو ہزار، ہزار اور پانچ ہزار کا نوٹ وغیرہ۔

سوال45: تفریط زر سے کیا مراد ہے؟

جواب: تفریط زر میں زر کی مقدار میں کمی آجاتی ہے قیمتوں میں کمی کا رجحان ہوتا ہے زر کی قدر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کرنسی کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 46: زر کی تخمینی طلب سے کیا مراد ہے؟

جواب: کچھ لوگ تخمینی کاروبار کرتے ہیں یا سٹہ کے کاروبار میں مختلف کمپنیوں کے حصص کی خرید و فروخت کرتے ہیں اس نقطہ کے لیے زر نقد کی طلب کو زر کی تخمینی طلب کہتے ہیں۔

سوال 47: معیاری زر کی تعریف کیجئے؟ (ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: معیاری زر سے مراد ایسا سکہ ہے جس میں سونے اور چاندی کی اتنی مقدار موجود ہے جتنی مالیت اس کے اوپر درج ہوتی ہے۔ یعنی سکہ کی ظاہری مالیت اس کی حقیقی مالیت کے برابر ہوتی ہے اس لئے پوری مالیت کا سکہ بھی کہا جاتا ہے۔

سوال 48: ہنڈی سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2015)

جواب: یہ ایک ایسی دستاویز ہے جو مال فروخت کرنے والا مال خریدنے والے کے نام ایک حکم نامہ کے طور پر تحریر کرتا ہے اس حکم نامہ میں تجارتی مال کی نوعیت مالیت، رقم کی ادائیگی کی مدت اور سود کی رقم وغیرہ درج ہوتی ہے۔

سوال 49: دو دھاتی نظام کے بارے میں چار سطور لکھیں؟ (ملتان بورڈ 2014)

جواب: اس نظام میں سونے اور چاندی کے سکے بطور زر استعمال ہوتے تھے اور یہ سکے معیاری زر کی صورت میں استعمال ہوتے تھے۔

سوال 50: چیک سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ڈی جی خان 19-2018)

جواب: چیک بنکوں میں امانتیں جمع کرنے والے افراد کے حکم نامے ہوتے ہیں کہ وہ چیک پیش کرنے والے کو اس پر درج شدہ رقم اس کی جمع شدہ امانت میں سے ادا کر دیں چیک جاری کرنے والے کے اکاؤنٹ میں چیک پر لکھی گئی یا اس سے زیادہ رقم موجود ہونا ضروری ہے بصورت دیگر بنک چیک کے عوض رقم ادا کرنے کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ چیک پر رقم کا انداج درست ہو، تاریخ، اکاؤنٹ نمبر اور چیک جاری کرنے والے کے دستخط بھی موجود ہونا ضروری ہیں۔

سوال 51: بدل پذیر کاغذی اور غیر بدل پذیر کاغذی زر میں فرق کیجیے۔ (ساہیوال بورڈ 2014، ڈی جی بورڈ 19-2018)

جواب: **بدل پذیر کاغذی زر:** بدل پذیر کاغذی زر سے مراد مرکزی بنک کے جاری کردہ نوٹ ہیں جنہیں عوام کے مطالبے پر سونے چاندی یا زر مبادلہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ پاکستان میں دس، بیس اور پچاس روپے کا نوٹ وغیرہ۔

غیر بدل پذیر کاغذی زر: جبکہ غیر بدل پذیر کاغذی زر سے مراد وہ نوٹ ہیں جو حکومت جاری کرتی ہے ان نوٹوں کو رائج کرتے وقت حکومت اپنے پاس سونا یا چاندی نہیں رکھتی اور نہ ہی یہ وعدہ کرتی ہے کہ وہ ان کا تبادلہ عوام کے مطالبے پر سونے یا چاندی سے کرے گی۔ جیسا کہ پاکستان میں ایک دو اور پانچ روپے کے نوٹ تھے جنہیں اب دھاتی سکوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

سوال 52: کاغذی زر کی دو اقسام لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: (i) بدل پذیر کاغذی زر (ii) غیر بدل پذیر کاغذی زر

سوال 53: چیک کی چار اقسام تحریر کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2015)

جواب: (i) حامل چیک (Bearer Cheque) (ii) حکمی چیک (Order Cheque)
(iii) نشان زدہ چیک (Crorsed Cheque) (iv) سفری چیک (Traveller's Cheque)

سوال 54: بدیشی ہنڈی سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: اگر کسی ملک کا تاجر کسی دوسرے ملک کے تاجر کو مال بھیجے اور اس سے ہنڈی لکھوالے تو یہ غیر ملکی یا بدیشی ہنڈی کہتے ہیں اس کی مدت عام طور پر 90 دن ہوتی ہے ہنڈی لکھنے والے کو (Drawer) اور جس کے نام ہنڈی لکھی گئی ہو اسے (Drawee) کہا جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 55: فشر کی مساوات مبادلہ لکھیے۔ (ملتان بورڈ 2016، ساہیوال 2019)

جواب: اروِنگ فشر نے 1911 میں نظریہ مقدار زر کی وضاحت درج ذیل مساوات کی شکل میں کی۔

$$P=\frac{MV+M'V'}{T}$$

سوال 56: مدتی اور درشتی ہنڈی میں کیا فرق ہے؟ (ملتان بورڈ 2016، ڈی جی خان 19-2017)

جواب: مدتی ہنڈی ایسی ہنڈی ہوتی ہے جس کی ادائیگی ایک مقررہ عرصہ کے بعد کرنا ہوتی ہے مدتی ہنڈی پر جتنی مدت درج ہوتی ہے اس مدت کے ختم ہونے پر اس کی ادائیگی کر دی جاتی ہے جبکہ درشتی ہنڈی سے مراد ایسی ہنڈی ہے جس کی ادائیگی اسی وقت کرنا ضروری ہوتی ہے جس وقت اس کو پیش کیا جائے۔ یعنی مال بیچنے والا مال خریدنے والے کو رقم کی ادائیگی کے لیے کسی قسم کی معیاد یا مہلت نہیں دیتا۔

سوال 57: حامل چیک سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2017)

جواب: حامل چیک ایسا چیک ہوتا ہے جسے کوئی بھی شخص بنک میں پیش کر کے رقم حاصل کر سکتا ہے۔ اس قسم کے چیک پر کسی قسم کی شناخت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں حامل (Bearer) کا نام درج ہوتا ہے یعنی چیک پیش کرنے والے کو رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

سوال 58: زر کی قوت خرید سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2017)

جواب: زر کی ایک خاص مقدار اپنے عوض جتنی مقدار میں اشیاء خدمات حاصل کر سکتی ہے اسے زر کی قوت خرید کہا جاتا ہے۔

سوال 59: قانونی زر کی تعریف کیجیے۔ (ڈی جی خان 2018)

جواب: زر کی ایسی قسم جو کسی شے کی قیمت یا قرضہ کی ادائیگی کے لیے دیا جاتا ہے اور ملک کے قانون کی رو سے اسے قبول کرنا پڑتا ہے پاکستان کے تمام سکے اور نوٹ قانونی زر ہیں۔

سوال 60: حکمی چیک اور حامل چیک میں فرق لکھیے۔ (ڈی جی خان 2019)

جواب: حکمی چیک سے مراد ایسا چیک ہوتا ہے جس پر کبھی رقم کو صرف وہی شخص نکلوا سکتا ہے جس کے نام پر یہ چیک ہو۔ اس پر حامل (Bearer) کا لفظ کاٹ دیا جاتا ہے اور اس طرح وصول کنندہ کو بنک میں اپنی شناخت کروانا پڑتی ہے اور تصدیق کے لیے چیک کی پشت پر دستخط کرائے جاتے ہیں جبکہ حامل چیک ایسا چیک ہوتا ہے جو کوئی بھی شخص بنک میں پیش کر کے رقم نکلوا سکتا ہے اور بنک رقم حاصل کرنے والے سے کوئی شناخت یا پوچھ گچھ نہیں کرتا۔

سوال 61: کریڈٹ کارڈ کیا ہے؟ (لاہور بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2017)

جواب: اسے زر پلاسٹک بھی کہا جاتا ہے۔ جس کی (Magnetic Strip) ہوتی ہے۔ کرنسی بنک یا کاروباری کمپنی کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔ کریڈٹ کارڈ رکھنے والے کو اس کی مدد سے اشیاء وخدمات کی خریداری کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ایسی خریداری زر نقد کے بغیر کی جاتی ہے جس کی ادائیگی بعد میں ہوتی ہے۔

سوال 62: کاروباری بچتیں کیا ہوتی ہیں؟ (ڈی جی خان 2018)

جواب: کاروباری بچتوں سے مراد مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے وہ غیر منقسم شدہ منافع جات ہیں جو حصے داروں میں تقسیم نہیں کیے جاتے بلکہ کسی ناگہانی خرچ کو پورا کرنے کے لیے بچا کر رکھ لیتی ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اس رقم کو استعمال کیا جا سکے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

Descriptive Part انشائیہ

پارٹ II:

1- براہ راست تبادلہ کی دقتیں (مشکلات) بیان کیجئے۔
2- زر کی تعریف بیان کریں اور اس کے فرائض بھی لکھیں۔
3- زر کی اہم اقسام بیان کریں۔
4- زر کی رسد سے کیا مراد ہے؟ زر کی رسد کے اہم ذرائع بیان کیجئے۔
5- زر کی طلب سے کیا مراد ہے؟ اس کے محرکات بیان کیجئے۔
6- نظریہ مقدار زر کی وضاحت کریں۔
7- اعتباری زر کی ترسیل کے جدید آلات بیان کریں۔
8- زر کی قدر سے کیا مراد ہے؟ اس کی تبدیلی سے معاشرے کے مختلف طبقات پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

www.downloadclassnotes.com